بسم الله الرحمن الرحيم

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN
ASSEMBLY DEBATES

———————

Friday, the 9th March, 2018

———————

Table of Contents

1. RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN 2
2. RECITATION OF NAAT 3
3. PANEL OF CHAIRPERSONS 3
4. STARRED QUESTIONS AND ANSWERS 4
5. FATEHA PRAYERS 4
6. STARRED QUESTIONS AND ANSWERS 5
7. UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS 87
8. LEVE OF ABSENCE 87
9. POINT OF ORDER 88
10. CALLING ATTENTION NOTICE REG: NEGLIGENCE AND EFFICIENCY OF PAKISTAN EMBASSY IN SAUDI ARABIA RESULTING INTO LANGUISHING OF THOUSANDS OF PAKISTANIS IN PRISONS AND EXECUTIONS OF DOZENS OF THEM OVER THERE FOR FIVE YEARS 89
11. POINT OF ORDER 95
12. POINT OF ORDER REG: THE QUORUM POINT OUT 107

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN
ASSEMBLY DEBATES

———————

Friday, the 9th March, 2018

———————

The National Assembly of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House), Islamabad, at 10:38 of the clock in the morning. Mr. Speaker (Sardar Ayaz Sadiq) in the Chair.

———————

RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩﴾ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٠﴾ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ۚ قُلْ مَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۚ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿١١﴾

[ترجمہ: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے۔اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو، اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔ یہ تمھارے لئے بہتر ہے، اگر تم سمجھو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ، اور اللہ کا فضل تلاش کرو، اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو، تاکہ تمھیں فلاح نصیب ہو۔ اور جب کچھ لوگوں نے کوئی تجارت یا کوئی کھیل دیکھا تو اس کی طرف ٹوٹ پڑے، اور تمھیں کھڑا ہو ا چھوڑ دیا۔ کہہ دو کہ: جو کچھ اللہ کے پاس ہے، وہ کھیل اور تجارت سے کہیں زیادہ بہتر ہے، اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔]

وما علینا الا البلاغ المبین۔

RECITATION OF NAAT

یاد مدینہ آتی ہے
دل کو تڑپاتی ہے
آپ کا صدقہ بٹتا ہے
ساری دنیا کھاتی ہے
اے دنیا آطیبہ چلیں
کیوں ٹھوکریں کھاتی ہے

جناب سپیکر: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ Panel of Chairpersons.

PANEL OF CHAIRPERSONS

Mr. Speaker: In pursuance of sub-rule (1) of rule 13 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 2007, the following Members, in order of precedence are nominated to form a Panel of Chairpersons for this Session of the National Assembly of Pakistan:-

1) Chaudhary Muhammad Ashraf Sahib.
2) Mr. Zahid Hamid sahib
3) Syed Naveed Qamar Sahib
4) Mr. S. A Iqbal Quadri Sahib
5) Ms. Shahida Akhtar Ali Sahiba
6) Syed Ghazi Gulab Jamal Sahib.

In the absence of the Speaker and the Deputy Speaker, National Assembly, the Members having precedence amongst those present at the sitting, shall take the Chair.

Mr. Speaker: Ms. Shahida Rehmani Sahiba.

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

محترمہ شاہدہ رحمانی: سوال جناب سپیکر۔ سوال نمبر 20

محترمہ شاہدہ رحمانی : میرا آنریبل منسٹر سے سوال تھا کہ محنت کشوں کی مراعات کے لیے حکومت نے کتنے programmes start کیے ہیں؟ سب سے پہلے جواب یہ دیا گیا ہے کہ اٹھارویں ترمیم کے بعد Child labour سمیت سب صوبوں کے دائرہ اختیار میں آتا ہے، ٹھیکیدارانہ سسٹم مزدوروں کا جس طرح استحصال کر رہا ہے۔ آپ کے under میں اگر اسلام آباد آتا ہے تو آپ کا یہاں پر جواب ہے کہ کے پی نے مطلع کیا کہ وہاں پہ قانون نافذ کرنے والے ' مطلب لیبر قوانین کا ان کو جواب نہیں ملا۔ اس کے اوپر تسلی بخش جواب نہیں ملا اور دیگر صوبوں کا کیا جواب تھا؟ نمبر 2 یہ ہے کہ آپ نے کہا ابھی تک آپ قانون سازی کر رہے ہیں اور ابھی تک اسلام آباد کے لیے بھی باقاعدہ قانون سازی نہیں ہو سکی اور سب process میں ہے۔ پانچ سالوں میں گورنمنٹ نے کیا کیا ہے کہ ایک اسلام آباد کے لیے بھی آپ قانون سازی نہیں کر سکے اور ابھی تک legislation process میں ہی کیوں چل رہی ہے؟

FATEHA PRAYERS

جناب سپیکر: راجہ صاحب آپ کو دینے سے پہلے میں ایک دعا کرانا چاہ رہا ہوں۔ ہمارے ایم این اے غلام رسول ساہی صاحب کی ہمشیرہ کا انتقال ہو گیا ہے اور یہ جو پچھلے دنوں دہشت گردی ہوئی اور ہمارے افواج پاکستان کے کچھ جوان ایل او سی پہ شہید ہوئے اور باقی کوئٹہ میں بھی ' ہماری سابقہ ایم این اے اور اس provincial government میں ہیں، روبینہ قائم خانی صاحبہ یہاں پانچ سال ہماری colleague رہیں۔ ان کا سترہ سال کا جوان بیٹا accident میں اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر دے اور ان کے بیٹے کی مغفرت کرے۔شیر اکبر خان صاحب دعا کرائیے۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: راجہ محمد جاوید اخلاص صاحب۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

راجہ محمد جاوید اخلاص: جناب سپیکر! محترمہ نے جو سوال نمبر 20 کیا ہے اس میں تھوڑا سی شاید question branch کی طرف سے جواب misprint ہوا ہے کیونکہ سوال تھا کہ کیا وزیر سمندر پار پاکستانی ترقی اور انسانی وسائل بیان فرمائیں گے کہ حکومت کی جانب سے جون 2013 سے اب تک آغاز کردہ محنت کشوں سے متعلق خصوصی مراعات کی حامل ملازمتوں کے پروگرام کی کل تعداد کیا ہے؟ لیکن جواب میں یہ child labour کا پرنٹ ہو گیا ہے۔ یہ ذرا correction کروانی پڑے گی۔

جناب سپیکر: میں اس کو ابھی defer کر رہا ہوں۔ شاہد صاحب تشریف رکھیں اس کو recheck کر لیتے ہیں تب تک ہم بتاتے ہیں کہ غلطی اگر سیکرٹریٹ سے ہوئی we will admit it ہم اگلے سوال پہ آجاتے ہیں۔ صاحبزادہ محمد یعقوب صاحب، موجود نہیں ' پروین مسعود بھٹی صاحبہ، موجود نہیں ' شیخ روحیل اصغر صاحب۔

شیخ روحیل اصغر: سپیکر صاحب بڑی مہربانی۔ سوال نمبر 2۔

Purchase of Air Ambulance for GB, AJK

*Shaikh Rohale Asghar:

Will the Minister for Kashmir Affairs and Gilgit-Baltistan be pleased to state:

a) whether air ambulance is being purchased by the Government to combat natural disaster and emergency situations for Gilgit- Baltistan and Azad Jammu and Kashmir;
b) if so, when it will be purchased?

Minister for Kashmir Affairs and Gilgit-Baltistan (Mr. Muhammad Barjees Tahir): (a) The former Prime Minister of Pakistan on 29th

December, 2016 in a meeting with President / Prime Minister and MLAs of AJK announced to provide air ambulance facility for AJK people and GB Public. The matter was processed and after meeting with different agencies, the proposal was submitted to Prime Minister's Office, for approval of funds on 07-07-2017.

(b) After provision of required funds, air ambulances will be purchased after fulfillment of all codal legal formalities.

Mr. Speaker: Answer be taken as read, supplementary.

شیخ روحیل اصغر : سپیکر صاحب ! اس میں ہمیشہ یہ بات کہتاہوں کہ ہم اپنی ترجیحات کا تعین نہیں کر تے۔ یہ بڑی ایک ضروری ترجیح تھی اوراس میں اگر آپ معاملے میں لگ جائیں کہ کب اس کی فائل مکمل ہو گی، کب approval ملے گی تو میرے خیال میں ان چیزوں کو جلدی کرنا چاہیے۔ میں particularly یہ پوچھنا چاہتاہوں کہ ان چیزوں کو کب ختم کیا جائے گا اور کب آپ اپنی ترجیحات کا تعین کریں گے کہ کون سی بہت ضروری ہے؟ اب اگر آپ ان کو یہ چیز مہیا کر دیں گے تو آپ کے لیے بہتری ہے، یہ تو انسانیت کی خدمت ہو گی۔ اس کے لیے میں یہ چاہوں گا کہ یہ وزیر موصوف ذاتی دلچسپی لیں جیسے اپنے اوپر دلچسپی لیتےہیں کہ سوٹ بوٹ پہن کے ' اس طرح اس پہ بھی ترجیح لیں اور اس پہ فوری طور پر عمل کر وا دیں اور یہ بس یہ بتا دیں کہ کب تک ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: چوہدری حامد حمید صاحب very valid point آپ اس پہ comment کریں گے؟

چوہدری حامد حمید : جناب سپیکر ! چونکہ پرائم منسٹر آف پاکستان نے 29 دسمبر 2016 کو اس کی approval دی تھی کہ یہ یہاں پر air bus ہونی چاہیے۔ تو ہم نے 07-07-2017 کو سمری پرائم منسٹر آف پاکستان کو فنڈز کی approval کے لیے بھیجی ہوئی ہے۔ جب تک ہمارے پاس فنڈز نہیں آئیں گے تو تب تک ہم یہاں پر کوئی ایسا کام نہیں کر سکتے اور جونہی ہمیں funds receive ہوں گے اور

ہماری سمری approve ہو گی تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ air bus جو ہے وہ PPRA Rules کے مطابق اور جو بھی according to law ہے اس کو مکمل کریں گے۔

جناب سپیکر : یہ ایک life saving issue ہے اور میرا خیال ہے کہ اس کو follow up کرنا بہت ضروری ہے۔ منسٹری صرف وہاں پر فنڈز کی approval کے لیے بھیج کر نہ بیٹھ جائے، اس کے اوپر ذرا سا proactive ادا کریں۔نوید قمر صاحب آن سپلیمنٹری۔

سید نوید قمر: جناب والا ! میرا بھی جو سوال ہے وہ انہی lines پر ہے جو شیخ صاحب نے کیا ہے کہ obviously this is a matter of priority اور جب پرائم منسٹر کسی چیز کا اعلان کرتے ہیں تو expectations یہ ہوتی ہیں کہ وہ double speed سےایک چیز move کرے گی۔ لیکن اگر اعلان سے لے کر اور سمری تک ایک سال لگتا ہے اور سمری سے لے کر پھر اس کو کسی نہ کسی بجٹ میں ڈالنے پر ایک سال لگتا ہے Ministry itself has no interest whatsoever in this issue. Can you please tell us if you do expedite it or do you need another Prime Minister to go there make a long speech on this اور اس کے بعد آپ یہ چیزیں کریں گے۔ یہ بہت افسوسناک بات ہے کہ اتنے important issue کو، یہ کوئی سیر و تفریح کا تو issue نہیں ہے، یہ ایک life saving issue ہے اور اس کو اس سال کے بجٹ میں رکھا جا رہا ہے یا نہیں یا پھر اگلی حکومتیں آکر دیکھیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر : حامد حمید صاحب۔

چوہدری حامد حمید : اس پر چونکہ ہماری authority Prime Minister of Pakistan ہے تو منسٹر صاحب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان کو دوبارہ summary take up کر کے اس کو on Board لے کر آتے ہیں تا کہ جلد سے جلد اس کی approval لی جا سکے۔

جناب سپیکر : اس کو expedite کرائیں .Please ask them to follow it up راجہ محمد جاوید اخلاص صاحب یہ file آگئی ہے اور منسٹری نے ہمیں جو لکھ کر دیا ہے تو ہم نے وہیprint کیا ہے

یہ Overseas Pakistani کا question ہے۔ آپ بتائیں گے کہ کون سی چیز misprint ہوئی ہے۔

راجہ محمد جاوید اخلاص: جناب والا ! سوال نمبر 20 تھا کہ کیا وزیر برائے سمندر پار پاکستانی و ترقی انسانی وسائل بیان فرمائیں گے کہ حکومت کی جانب سے جون 2013 سے اب تک آغاز کردہ محنت کشوں سے متعلق خصوصی مراعات کی حامل ملازمتوں کے پروگراموں کی کل تعداد کیا ہے؟

جناب سپیکر : وہ ہمیں print کر کے دیا ہے تو وہ یہ file ہے اور وہ منسٹری کی طرف سے آیا ہے اور ہم نے وہی print کیا ہوا ہے۔

راجہ محمد جاوید اخلاص: نہیں سر اس میں شاید کچھ confusion ہے۔

جناب سپیکر : تو پھر یہ منسٹری نے غلط جواب بھیجا ہے۔ ہمارے پاس تو جو منسٹری نے دیا ہے اور میں نے یہ file منگوا لی ہے اور منسٹری کا جو دیا ہوا ہے وہ یہ آگیا ہے اور ہم منسٹری کے جواب کو change نہیں کر سکتے۔

راجہ محمد جاوید اخلاص: سر اس کو verify کر لیتے ہیں، لیکن میرے پاس جو file تھی اس میں مختلف تھا۔

Mr. Speaker: Kindly verify this اور منسٹری سے پوچھ بھی لیجیے۔ عائشہ سید صاحبہ not present، شہناز سلیم صاحبہ۔

Ms. Shahnaz Saleem: Thank you Mr. Speaker. My question No. is 4.

Making of domestic cricket on modern lines

4. *Ms. Shahnaz Saleem Malik:

Will the Minister for Inter-Provincial Coordination be pleased to state the steps being taken by the Government to make domestic cricket infrastructure on modern lines?

Minister for Inter-Provincial Coordination (Mr. Riaz Hussain Pirzada): It may please be noted that Pakistan Cricket Board (PCB) is a body corporate and has been established as a Board under Sports (Development and

Control) Ordinance 1962 bythe Federal Government. Vested with the exclusive authority to regulate the game of / cricket in Pakistan, the PCB operates and functions independentlyasan autonomousentitywhichgeneratesitsown revenues and neither takes nor receives any grants or funds from the Government or the Public Exchequer.

PCB spends a huge amount on cricket and cricket infrastructure every year. The domestic cricket infrastructure development needs improvement in Pakistan for which PCB is trying its level best for up-gradation of our playing facilities and opportunities for the players. PCB is making improvements in the domestic structure on as and when required basis as per changes in the game of cricket due to modern techniques and technologies.

PCB has established High Performance Centers at Karachi and Multan. These High Performance Centers are operational. In addition, PCB has future plans toestablish High Performance Cricket Centersinotherregionsalsotofacilitate the national / domestic and local players along with developing “Fitness Centers” at all the grounds / venues where First Class / Domestic matches are played to enhance the physical fitness of local players.

PCB is in the process of upgrading the National Stadium Karachi to hold the final of Pakistan Super League (PSL) 2018 and will also help PCB holding domestic matches in Karachi in the future.

Mr. Speaker: Answer be taken as read, supplementary.

محترمہ شہناز سلیم : میرے اس سوال میں یہ بتایا ہوا ہے کہ PCB ایک autonomous body ہے اور یہ اپنے فنڈز خود generate کرتی ہے۔ کیا ان فنڈز کے آڈٹ کے لیے کوئی ایسی کمیٹی بنائی گئی ہے کہ جو دیکھے کہ یہ فنڈز کس طرح استعمال ہوتے ہیں۔ میرا بنیادی طور پر سوال یہ ہے کہ ملکی لیول پر کرکٹ کی جدید طریقے سے ترقی ہو رہی ہے۔ میں نے اس پر بھی پوچھنا ہے کہ یہاں پر ساتھ میں یہ بتایا گیا ہے کہ کوشش کی جا رہی ہے۔میں نے اس کوشش کے بارے میں پوچھنا ہے کہ کیا ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر : پیرزادہ صاحب۔

وزیر برائے بین الصوبائی تابطہ (میاں ریاض حسین پیرزادہ): جناب سپیکر ! کرکٹ بورڈ والے اپنا internal audit کراتے ہیں کیونکہ یہ گورنمنٹ سے پیسہ نہیں لیتے اور یہ ان کا اپنا پیسہ ہوتا ہے جو یہ generate کرتے ہیں، gate money اور air time اور جو ٹی وی پر ان کو ہوتا ہے اور PSL سے کرتے ہیں۔ ان کا اپنا آڈٹ سسٹم ہے اور ابھی Standing Committee Senate نے بھی کہا تھا تو ان کا Auditor General of Pakistan بھی آڈٹ کر رہے ہیں۔ ویسے یہ bound نہیں ہیں اور یہ independent ادارہ ہے۔ اور دوسرا modern lines پرانہوں نے infrastructure کو develop کرنے کے لیے انہوں نے پاکستان میںupgradation کی ہے اور کراچی اور ملتان میں کچھ کرکٹ سینٹرز create کیے ہیں اور اسی طرح کے اور سینٹرز کو develop کریں گے۔ کیونکہ گورنمنٹ آف پاکستان ان کو کوئی پیسہ نہیں دیتی تو ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ خود اپنے avenues بھی select کرتے ہیں اور جہاں جہاں سے ان کو cricketing لوگ آتے ہیں تو وہاں پر یہ مراعات دیتے ہیں۔

جناب سپیکر : شیخ صلاح الدین صاحب آن سپلیمنٹری۔

شیخ صلاح الدین : شکریہ۔ میرا آنریبل منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ domestic cricket کے لیے infrastructure کی بات ہو رہی ہے تو ہمارے پاس پہلے یہ ہوتا تھا کہ inter school tournament ہوتے تھے، inter college tournament ہوتے تھے، degree ہوتے تھے، inter universities ہوتے تھے اور پھر cities کی ایک base بنائی جاتی تھی جہاں پر ہمارے پاس اچھے کرکٹر بھی اور اچھے فٹ بالرز اور ہاکی کے اچھے پلیئرز اور اچھے athletes آتے تھے۔ اس وقت موجودہ صورتحال میں میں دیکھ رہا ہوں کہ کسی صوبے میں بھی سپورٹس کے حوالے سے کام بالکل نہیں ہو رہا۔ جو grass root level پر کام کرنا چاہیے تھا تو یہاں سے Minister جو ہیں وہ Inter Provincial Coordination کے اندر کیا یہ صوبوں کے ساتھ کوئی ایسا پروگرام مرتب کر رہے ہیں جہاں پر ہمارا جو grass root level کا جو بچہ تھا وہ ان ٹورنامنٹ کے اندر آجائے اور اچھے players ہم مہیا کر سکیں۔

جناب سپیکر : پیرزادہ صاحب۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ : اٹھارویں ترمیم کے بعد یہ سب devolve ہو گی ہے اور یہ اب صوبوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ infrastructure development اور گراؤنڈ بنائیں۔ جو IPC کے under جو Boards آتے ہیں تو ان کے ہم نے inter board tournament کرائے تھے جو Federal Government کے اندر آتے ہیں اور HEC کو بھی ہم نے کہا ہے کہ وہ یونیورسٹی کے سسٹم کو ٹھیک کریں اور inter universities کی sports activities کو enhance کریں، جیسے کہ آنریبل ممبر کہہ رہے تھے۔ تو basically یہ ادارے اور صوبوں کا کام ہے اور ہمارا جہاں تک تعلق ہے تو ہم ان کو وقتاً فوقتاً لکھتے رہتے ہیں کہ جتنی بھی housing societies بنا رہے ہیں تو ان میں آپ کھیلوں کی facilities کے بغیر صوبے housing society کو اجازت نہ دیں۔ تو اب ہمارا صرف advisory role ہے جو ہم کرتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر : اگلا سوال مزمل قریشی صاحب کا ہے۔

Mr. Muhammad Muzammil Qureshi: Thank you Mr. Speaker. Question No. 05.

Detail of tour abroad made by Commerce Minister

5. *Mr. Muhammad Muzammil Qureshi:

Will the Minister for Commerce and Textile be pleased to state:

a) the country-wise number of foreign tours made by Ministers since 5th June, 2013;
b) the total expenditure incurred thereon separately;
c) the impacts of such tours on the trade volume of Pakistan and visiting countries after the said tours separately;
d) the persons accompanied with the Ministers in each visit during the said period; and
e) who borne the expenditure of persons accompanied with the Ministers during the said period?

Minister for Commerce and Textile (Mr. Muhammad Pervaiz Malik): (a) Since June, 2013, 46 foreign tours were made by the Ministers for Commerce. Details are placed at Annex-A.

a) The total expenditure incurred separately on foreign tours is Rs.23, 861,654/-. The details are on Annex-A.
b) The foreign tours made by Ministers for Commerce are part of trade diplomacy and the impact of such tours cannot be measured numerically and in short term. Such tours are meant to further trade objectives, explore new markets and remove hurdles, if any, in the on-goingtrade between Pakistan and the foreign countries, through trade diplomacy.
c) Onlythe relevant officer(s) accompanythe Ministerduring his visits
d) abroad.

e) The expenditure of the accompanying officers is borne by their respective Ministries / Departments out of their regular budgets.

(Annexure has been placed in the National Assembly Library)

Mr. Speaker: Answer be taken as read, supplementary.

جناب محمد مزمل قریشی : جناب والا ! میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ ہم نے یہاں پر ان دوروں کی تفصیلات بھی دیکھیں اور ان کے expenditure بھی دیکھے، travelling allowance, daily allowance اور یہ تقریباً پچاس کے قریب ممالک ہیں جہاں پر یہ گئے ہیں اور کروڑوں روپے خرچ ہوئے ہیں۔ پچھلے پانچ سالوں میں یہ کوئی پانچ ایسے ملک بتا سکتے ہیں کہ جس میں ہم کہہ سکیں کہ ان پانچ سالوں کے اندر ہماری تجارت ہماری performance کی وجہ سے اور اس visit کی وجہ سے بہت زیادہ رہی۔ تو اگر کوئی بھی پانچ ممالک ایسے ہیں جو آپ کہہ سکیں کہ ان پانچ سالو ں میں ہم نے ان پانچ مماک کے اندر تجارت کو بڑھایا تو اگر وہ بتا دیں تو مہربانی ہو گی۔

(اس موقع پر جناب سپیکر نے کرسی صدارت خالی فرمائی اور جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔)

جناب ڈپٹی سپیکر : ملک پرویز صاحب۔

وزیربرائے تجارت(جناب محمد پرویز ملک): پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ جواب دیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر : شازہ فاطمہ صاحبہ۔نوید قمر صاحب۔

سید نوید قمر : جناب والا جو rule ہے وہ یہ کہتا ہے کہ the Minister or in his absence Parliamentary Secretary may give the answer, if the Minister is present over here then it is his prerogative and his duty to answer the question. یہ تو ہم نے عجیب روایت بنائی ہے کہ منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں

اور اس کے باوجود ہم کہتے ہیں کہ نہیں وہ تکلیف نہیں کریں گے اور پارلیمانی سیکرٹریز کو یہ role دیا جائے۔ صحیح جواب بھی تب آتا ہے کہ جب Minister concerned جو policy maker ہے، جو بیٹھتا ہے اور جو فیصلہ کرتا ہے تو وہی جواب دے کہ یہ کیا چیز ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : پرویز ملک صاحب۔

جناب محمد پرویز ملک: آنریبل ممبر نے جو observation. I value that دی ہے اگر ایسی با ت ہے We are referring to question No.5 جس میں آنریبل ممبرنے پوچھا ہے تو سراس میں آپ دیکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب پہلے جو raise کیا ہے Point of Order انہوں نے۔

جناب محمد پرویز ملک: انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ I should answer the questions کیونکہ personally میں یہاں پر present ہوں۔ میں نے عرض کیا تھا کہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نوید قمرصاحب اس سے پہلے تو parliamentary practice تھی کہ منسٹر کی موجودگی میں بھی Parliamentary Secretary۔جی مائیک کھولیے نوید قمرصاحب کا۔

سیدنوید قمر: لیکن رول کے مطابق صرفabsence میں وہ دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی رول کے مطابق بھی نہیں ہے اس طرح۔منسٹر کی definitionدیکھ لیں۔

سیدنوید قمر: سر questions میں دیکھیں ناں کہ جواب کون دے سکتاہے۔

Mr. Deputy Speaker: Minister means the Prime Minister, a Federal Minister or a Minister of State or a Parliamentary Secretary in respect of any function delegated or entrusted to him by a Minister.

سیدنوید قمر: یہ تو آپ definition پڑھ رہے ہیں۔آپ questionsوالے section میں دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا مزید رول میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے،ایک ہی definition ہے۔اس کے تحت منسٹر جس کو بھی delegate کرے وہ اور Parliamentary Secretary ہمارے ہاں دے سکتے ہیں۔

سیدنوید قمر: سر ہونانہیں چاہیے،پھر منسٹر کس مرض کی دوا ہے۔اگر آپ نے سارا کام کسی اور کو delegate کرناہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں ویسے وہ دے سکتی ہیں جواب۔منسٹرصاحب اب آپ جواب دیناچاہتے ہیں یا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ دیناچاہتی ہیں؟۔

جناب محمد پرویز ملک: میری طبیعت بھی کچھ ٹھیک نہیں تھی اور میں نے ان کو prepare بھی نہیں کروایا۔اب آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ کبھی disallow ہواہے پہلے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی پرویز ملک صاحب آپ چیئر کو addressکریں،آپ دیں گے جواب یا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ؟

جناب محمد پرویز ملک: جی پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ جواب دیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شیخ روحیل اصغرصاحب آپ بات کررہے تھے۔

شیخ روحیل اصغر: میں نویدقمرصاحب کی بات کو غلط نہیں کہہ رہاہوں۔ایک آنریبل ممبر کی جناب ڈپٹی سپیکر! یہ خواہش ہوتی ہے کہ اگر وزیرموصوف حال میں موجود ہیں،اگر وہ جواب دیں تو ان کا بڑا impact اچھا پڑتاہے،ان کی تشنگی دور ہوجاتی ہے۔وہ بڑا اچھا لگتاہے اور آج تو بڑی خوش قسمتی ہے۔ایک دو تین چار،پانچ چھ،ایک دو تو بیشتر ہمارے وزیرآتے رہتے ہیں۔آج تو کافی آئے ہیں۔مطلب اس میں

موصوف کی Parliamentarian کی آنریبل ممبر کی تشنگی ہی ختم ہوجائے گی اور جواب بڑا اچھا آجائے گا۔نام لینا مناسب نہیں تھا۔لیکن ریاض پیرزادہ صاحب موجود ہیں وہ بیان دے رہے ہیں تو اس سے آنریبل ممبر کی تشنگی ختم ہوجاتی ہے۔اب ہر جواب شیخ آفتاب صاحب دیتے ہیں۔لیکن مزا آتاہے جواب کا سن کر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رولز کی بات انہوں نے کی ہے۔اس حوالے سے میں نے رولنگ دی ہے۔جی شازہ فاطمہ صاحبہ۔

محترمہ شازہ فاطمہ خواجہ:شکریہ جناب سپیکر! اس کے اندر 46 visits کا ذکر ہے اور اس کے اندر majority visits ہوتے ہیں وہ International organizations WTO کے ہیں۔ساتھ کچھ JMCs ہیں جو کہ again بہت زیادہ important ہوتی ہیں for bilateral diplomacy جہاں تک quantitative analyses کی بات ہے۔جو میٹنگ ہوتی ہے اس کا immediate short term impact نظر نہیں آتا۔مگر ہماری جو TIFA کے ساتھ میٹنگ کے اوپر میٹنگیں کی ہوئی ہیں جو ہمارے JMCs ہیں۔اس میں ہماری business opportunities explore کرنے کی جہاں تک بات ہے وہاں پر different sectors کے اندر، مختلف ممالک کے اندر وہ different delegations جاتے ہیں۔So absolute number میں trade analysis کرنا on the base of کہ ایک visit کا کیا impact ہوا ہے۔.is not very applicable over here اگر میں آپ کو simplistic analysis ایک دے دوں تو European for example جتنے visits ہیں۔اس میں GSP plus کا جو review تھا وہ ایک سب سے بڑا positive impact ہے جو ہمارے diplomacy کی وجہ سے ہمارے پاس ہے۔So quantitative analysis اس طرح سے دینا کہ ایک visit کا پورے ملک کی trade پر کتنا فرق پڑاہے is not a reasonable comparison .

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شیخ فیاض الدین صاحب آن سپلیمنٹری۔

شیخ فیاض الدین: شکریہ جناب سپیکر! جیسے کہ جواب میں بتایاگیا ہے کہ پچھلے ساڑھے چارسال میں 46دورے کیے گئے ہیں اور اڑھائی کروڑ اس پر خرچ آیا ہے۔یہ بات درست ہے کہ جب سے پرویز ملک اس منسٹر ی میں آئے ہیں۔ہماری ایکسپورٹ کچھ بہتر ہوئی ہے۔لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں trade deficit اس سال میں جو ہوا ہے وہ کبھی نہیں ہوا تو جناب مجھے اس پر ایک لطیفہ یاد آرہاہے کہ ایک قاتل نے ایک وکیل کیا تو انہوں نے کہا کہ میں ایک لاکھ فیس لوں گا اور دوسرے نے پچاس لاکھ میں کیا تو پچاس لاکھ والا جب عدالت میں پیش ہوا تو ان کو پھانسی ہوگئی تو دوسرا وکیل ان کو کہہ رہاتھا کہ ایک لاکھ میں یہ کام میں بھی کرسکتاتھا تو ہوا تویہی ہے کہ جناب پاکستان کی تاریخ میں اگر یہ دورے نہ بھی کرتے تو یہ trade deficit اتنا ہی رہتا اور اڑھائی کروڑ روپے پاکستان کے خزانے کو بچ جاتے۔تو میرا سوال یہ ہے کہ کیا اس میں کوئی بہتری آئے ہے،میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ 46دوروں کے بعد اور اڑھائی کروڑ خرچ کرنے کے بعد کیا ہماری ایکسپورٹ میں بہتری آئی ہے یا گری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اتنا لمبا سوال شیخ صاحب آپ نے کیا ہے۔جی مزمل قریشی صاحب۔

جناب محمد مزمل قریشی: میں صرف یہ پوچھنا چاہ رہاتھا،میں یہ نہیں کہہ رہاتھا کہ کسی ایک visit کا آپ بتادیں۔میں یہ کہہ رہاہوں کہ اتنے visits آپ نے کیے اب حکومت ختم ہونے جارہی ہے آپ کی،آپ صرف پانچ ممالک وہ بتادیں جس سے تجارت آپ کی بڑھی ہو۔آپ اپنی performance پانچ سال کی اس میں صرف پانچ ممالک ہی بتادو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ شازہ فاطمہ خواجہ۔

Ms. Shaza Fatima Khawaja: Thank you for the question once again.

جو counter question آیا ہے۔اس میں پانچ ممالک اس وقت obviously country wise data available نہیں ہے۔But یورپ سے پچھلے ایک سال میں تجارت بڑھی ہے۔ Over the last four – five years ہمارا trade دو factors کی وجہ سے نیچے گرا۔ہمارے ہاں energy

crisis تھا،ہمارے security issues تھے،commodities prices نیچے گری ہوئی تھیں۔ But over the last two years not only we have been able to arrest the following trade by the trade over all has gone up for Pakistan. I can provide them to you later, even later particular statistics ہیں۔ in the day. اور شیخ فیاض صاحب کا بھی I think similar سوال ہے کہ ان visits کی وجہ سے ہمارے trade میں بہتری آئی ہے یا نہیں آئی ہے۔ Sir, I strongly believe and factual position یہ ہے کہ پچھلے ایک سال کے اندر trade میں بہت زیادہ بہتری آئی ہے۔ Whether it is textile sector, multiple sectors کے اندر ہماری جو ایکسپورٹ ہے وہ بہتر ہوئی ہے اور جہاں ہمارے imports بڑے بھی ہیں وہ زیادہ تر either machinery ہے یا capital imports ہیں جو کہ ایک اور اسی چیز کی علامت ہیں کہ ہماری انڈسٹری جو ہے وہ چل پڑی ہے۔ So, Over all Pakistan, over the last couple of years has جو ہے trade improved significantly.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی اگلا سوال شاہدہ رحمانی صاحبہ کا،جی جاویداخلاص صاحب اس کا reply کے حوالے سے آپ نے کہاتھا۔

راجہ محمد جاوید اخلاص: سر reply موجود ہے۔اگر فاضل ممبر سوال کرناچاہتی ہیں تو کرلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شاہدہ رحمانی صاحبہ آپ دوبارہ دہرادیجیے سوال۔

محترمہ شاہدہ رحمانی: میرا سوال نمبر 20ہے۔

Labour-incentive employment Programme

20. *Mrs. Shahida Rehmani:

Will the Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development be pleased to state the total number of special

labour- incentive employment programmes initiated by the Government since June, 2013?

Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development (Pir Syed Saddaruddin Shah Rashidi): After the 18th Constitutional Amendment the subject of labour, including child labour, is the exclusive domain of Provinces. Jurisdiction on labour to the extent of Islamabad Capital Territory lies with ICT Labour Department, Chief Commissioner's Office. Provinces are now responsible for legislation and implementation of labour laws.

The Provincial Labour Departments and ICTAdministration have been requested to inform total number of special labour-incentive employment programmes initiated by them since, June, 2013.

The Labour Department, Khyber Pakhtunkhwa has informed that being a law enforcing entity and a regulator, enforces various labour laws to safeguard workers from exploitation and welfare / incentive initiatives fall outside its domain. The Ministry has found their reply unsatisfactory and they have been requested to furnish the requisite information.

The ICT Administration is codifying four new labour laws with the help of ILO, Ministry of OP&HRD and Law& Justice Commission of Pakistan.

i. Draft "Employment and Service Condition Act"
ii. Draft "Occupational Safety& Health Act"
iii. Draft "Trade Union Registration & sitidgstrial Relation Act"
iv. Draft "Workers Social Security Welfare & Compensation Act"

Draft of two laws i.e. (i) Employment & Service Condition Act and;

(ii) Occupational Safety & Health Act have been approved in the Ministry of OP&HRD. Which were forwarded to the Ministry of

Interior for onward submission to the National Assembly for legislation.

The draft of other two laws i.e. (i) Trade Union Registration & Industrial Relation Act and (ii) Workers Social Security Welfare & Compensation Act; will be finalized during this month.

A separate Court also constituted in ICT administration for speedy trial of labour challans in August 2016.

The information from other provinces is still awaited despite several reminders dated 08-02-2018, 14-02-2018, 16-02-2018, 19-02-2018, 23-02-2018, 01-03-2018, 05-03-2018 and D.O letter 05-03-2018

(Telephonically too)

Mr. Deputy Speaker: Answer be taken as read, supplementary.

محترمہ شاہدہ رحمانی: آپ نے یہ کہاتھا کہ جو آپ کا جواب آیا ہے وہ غلط آیا ہے۔حالانکہ ایسا نہیں ہے انہوں نے صرف جواب میں یہ کہاتھا کہ child labour سمیت جو labour ہے یہ بھی صوبوں کو transfer ہوگیا۔آپ نے اس کو سمجھ کر یہ کہا کہ یہ child کے اوپر آیاتھا۔اب آپ کی confusion دور ہوئی ہو تو میں جواب دوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سوال کرلیں تو پھر وہ جواب دے دیں گے۔

محترمہ شاہدہ رحمانی: شکریہ جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ ٹھیک ہے کہ یہ صوبوں کے اندر چلاگیا ہے۔لیکن اسلام آباد کے حوالے سے خود اس میںadmit کیاگیا ہے کہ اسلام آباد میں بھی گزشتہ پانچ سالوں کے دوران یہ تمام قوانین ابھی تک بنے نہیں ہے۔یہ کیوں اتنے لیٹ ہوگئے ہیں کہ پانچ سالوں میں ہم صرف only اسلام آباد کے لیے بھی کوئی باقاعدہ legislation نہیں کرسکے۔کیونکہ مزدور جو

ہے وہ محنت کش طبقہ ہے اس کا استحصال ہورہاہے اور اس میں especially ٹھیکیدارانہ سسٹم جو ہے وہ مزدوروں کا استحصال کررہاہے تو اب تک آپ نے مزدوروں کے لیے جو اسلام آباد territory کے ہیں ان کے لیے آپ نے کیا کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی راجہ جاوید اخلاص صاحب۔

راجہ محمد جاوید اخلاص: شکریہ جناب سپیکر۔ ایک تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اٹھارھویں ترمیم اس معزز ایوان نے پاس کی اور تقریباً تمام سیاسی جماعتیں اس بات کا کریڈٹ بھی لیتی ہیں اور بجا طور پر لیتی ہیں لیکن جناب سپیکر بعض ایسے ڈیپارٹمنٹ devolve ہوئے جس طرح لیبر اور مین پاور، لیبر کا جو پارٹ ہے یہ تو devolve ہو صوبوں کو گیا ہے۔ ملازمتوں کی فراہمی یہ ڈیپارٹمنٹ نے کبھی بھی اور جب یہ مرکز میں تھا تب بھی اس کا مینڈیٹ تھا اورنہ ہی یہ صوبوں کا مینڈیٹ ہے۔ یہ ٹوٹل پرائیویٹ سیکٹر کا ایشو ہے جو لیبر کو ملازمتیں دی جاتی ہیں اس سلسلے میں میں یہ کہنا چاہوں گا کیونکہ یہ devolve ہو کر گیا تھا تو صوبوں نے اس پر کوئی خاطر خواہ کام نہیں کیا اور نہ ہی صوبوں کی اتنی capacity تھی۔ خیبرپختونخواہ کی طرف سے جو جواب آیا ہے وہ بھی unsatisfactory ہے اور پنجاب میں تھوڑی بہت اس پر پیش رفت ضرور ہوئی ہے۔ اسلام آباد کے اندر یہ واقعتاً چونکہ یہ منسٹری آف انیٹریر کے اندر ہے اور اس سلسلے میں کچھ وہاں legislation کے لیے ایجنڈا تیار ہے اور اس کو ہم ensure کریں گے اور ویسے تو لیبر کی ویلیفیئر کو جو societies ہیں یا لیبر کے جو Welfare Department ہے وہ تو لیبر کے لیے بھرپور طریقے سے اپنا کام کر رہے ہیں لیکن اس سلسلے میں جو legislation ہونی ہے اس کو ہم ensure کریں گے کہ اگلے چند ہفتے کے اندر جتنا جلد ہو سکے اور انٹیریر منسٹری کو ہم لکھیں گے کہ وہ اس سلسلے میں ہمیں مطلع کریں اور اس ایوان کے اندر بل پیش کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نعیمہ کشور خان صاحبہ on supplementary

محترمہ نعیمہ کشور خان : شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ صوبوں کو devolve ہوا ہے اور نئے لیبر لاء بن رہے ہیں لیکن جو بنے ہوئے ہیں وہ کتنے

implement ہو رہے ہیں۔ ہم نے پچھلے بجٹ میں پاس کیا تھا کہ کم سے کم تنخواہ 15 سے 16 ہزار ہو گی لیکن ہمارے اپنے لاجز کے ملازمین کی تنخواہ 13000 ہے۔ خاص طور پر میں ان خواتین کی بھی کروں گی جو جم میں ہیں یا دوسری جگہوں پر ہے ان کی تنخواہ 13000 سے کم ہے۔ اگر ہم اپنے اداروں میں نہ implement کر سکیں گے تو اور کسی کا ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ کتنا implement ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ محمد جاوید اخلاص۔

راجہ محمد جاوید اخلاص: میڈم یہ درست فرمایا ہے کہ minimum wagesوہ 15000 ہے اور اس پر letter and spirit عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ اٹھارھویں ترمیم کے بعد چونکہ یہ تمام اختیارات صوبوں کے دیے گئے ہیں اور صوبے اس پر عملدرآمد کریں گے۔ آج کے اس سوال کے حوالے سے بھی ہم ان کو ضرور لکھیں گے کہ وہ ensure کریں اس پالیسی کی implementation اور جہاں تک ICT کا تعلق ہے وہ بھی چیف کمشنر اسلام آباد کی ذمہ داری ہے جو انٹیریر منسٹری کے under آتا ہے۔ ان کو بھی ہم آج کے اس question کے حوالے سے ہم ان سے جواب بھی طلب کریں گے اور اس بات کو یقینی بنائیں گے اور جو پالیسی ہے وہ حکومت پاکستان کے اس معزز ایوان نے پاس کیے ہیں law and procedureاس پرletter and spirit عمل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال خالدہ منصور صاحبہ۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال شکیلہ لقمان صاحبہ۔ موجود نہیں ہیں۔اگلا سوال طاہرہ اورنگزیب صاحبہ۔

محترمہ طاہرہ اورنگزیب : سوال نمبر8۔

<u>Number of Pakistanis imprisoned in Spain</u>

8. *Ms. Tahira Aurangzeb:

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

a) the total number of Pakistanis imprisoned in Spain at present alongwith the reasons thereof; and

b) the steps being taken by the Government in this regard?

Minister for Foreign Affairs (Khawaja Muhammad Asif): (a) The total number of Pakistanis imprisoned in the jails of Spain is 177 at present. The most common charges are drug trafficking, financial fraud, robbery / theft and sexual assault.

(b) An officer and an official of this Mission and Community Welfare Attaché in Consulate General of Pakistan, Barcelona are especially deputed to give consular access to the Pakistani prisoners detained in different jails in Spain. As soon as Mission comes to know from local authorities about any Pakistani prisoner, the team visits the jail and provides consular access. The Mission tries to ensure maximum facilitation to these Pakistanis.

Mr. Deputy Speaker: Answer be taken as read, supplementary

محترمہ طاہرہ اورنگزیب: میرا یہ سوال ہے کہ انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ 177 قیدی جیلوں میں ہیں۔ جن پر سب سے زیادہ چارجز ہیں وہ منشیات اسمگلنگ کے ہیں اور باقی کام وہاں جا کر انہوں نے دکھائے ہیں۔ لیکن یہاں سے کوئی پاکستانی ایئرپورٹ سے جاتا ہے تو اس کے لیے کیا mechanism سول ایویشن نے اختیار کیا ہے تاکہ اسمگلنگ جیسی لعنت سے پاکستان نکل جائے اور جس سے دنیا بھر میں بدنامی ہوتی ہے۔ یہاں سے لوگ بیگوں میں جوتوں میں اور پیٹ میں کس کس طریقے سے منشیات کی سمگلنگ ہے اس کو روکا جا سکے۔ یہ جو 177 قیدی ہیں انہیں وہاں جیل میں سہولیات تو دی جا رہی ہیں لیکن ان کی ضمانت اور پاکستان deport کرنے کے لیے اب تک کتنے قیدیوں کو بھیجا گیا ہے۔شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ محمد آصف صاحب۔

وزیر برائے خارجہ امور (خواجہ محمد آصف): شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ سوال جو محترمہ میری بہن نے کیا ہے یہ تو Anti-Narcotic کو pertain کرتا ہے زیادہ کہ اس کی روک تھام کیسے کیے جائیں جو

ڈرگ اسمگلنگ ہو رہی ہے اور ایئرپورٹ پر کس طرح سے اس قسم کے اقدامات کیے جائیں کہ یہاں سے جو ڈرگ اسمگلنگ ہو رہی ہے ایئرپورٹ کس قسم کے اقدامات اٹھائے جائیں جس سے ڈرگ اسمگلنگ پاکستان سے روکی جا سکیں۔ دوسرا جو ان سوال ہے کہ ہم ان کو قانونی امداد یا دوسرے مسائل ہیں اور 177 قیدی ہیں ان سے کس طرح ڈیل کر رہے ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں جہاں بھی اوورسیز پاکستانیوں کی تعداد زیادہ ہے وہاں پر کمیونٹی ویلفیئر آفیسرز کی تعداد بڑھائی جائے اور substantially ان کو increase کیا جائے تاکہ اس قسم کی شکایات ہیں بھی تو کمیونٹی کو وہاں پر ایمبیسی کی طرف سے assistance وقت پر نہیں ملتی تو اس قسم کی شکایات دور کی جاسکیں۔ لیکن اس وقت بھی سپین میں میرا خیال ہے یہ جو 177 قیدی ہیں ان کی جو بھی مشکلات ہیں ان کو دور کرنے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے اگر اس میں کوئیdeport ہو سکتے ہیں ہسپانوی قانون کے مطابق۔ تو ان کو deport بھی وہاں سے کروانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یا جو قید انہوں نے کاٹنی ہے وہاں یہاں آ کر کاٹ لیں جو بھی ان کو سزا ہوئی ہے۔ اس قسم کی کوشش کی جائے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ اگر کسی اور موقع پر سوال دوبارہ کیا جائے گا تو اس سلسلے میں میں زیادہ ڈیٹیل بتا سکوں گا۔ لیکن جو ڈرگ سمگلنگ ہے وہ definitely یہاں سے ہو رہی ہے اور ہمارے جو ایئرپورٹ کے لوگ ہیں ان کی مدد کے بغیر اتنی ڈرگ اسمگلنگ نہیں ہو سکتی۔ یہ انٹیریئر اینڈ نارکوٹکس وزارت ہے ان سے بات کی جائے یا انہوں نے ایوی ایشن والوں سے بات کی جائے کہ وہ اس سلسلے میں کیا اقدامات کر رہے ہیں کہ یہ جو سمگلر ہیں یہ یہاں ہی پکڑے جائیں تاکہ تیسرے ملک میں جا کر پاکستان کی بدنامی کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ساجد نواز صاحب۔

جناب ساجد نواز: السلام علیکم۔ بہت سے ہمارے لوگ سعودی عرب میں کفیلوں کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہیں اور ان کے خلاف جھوٹے مقدمات جس میں اس پر کافی جرمانہ بھی عائد کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ جیلوں میں ابھی موجود ہیں۔ تو اس حوالے سے ہماری حکومت ان کے ساتھ جو ہمارے پاکستانی بھائی ہیں۔ ان کے ساتھ کوئی پیکج کیونکہ وہ وہاں پڑے ہوئے ہیں اور ان پر اتنے بھاری بھاری جرمانے ڈال دیے جاتے ہیں جو ان کی بس کی بات نہیں ہوتی۔تو اس حوالے سے کوئی ہماری پالیسی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی خواجہ محمد اصف صاحب۔

خواجہ محمد آصف: سعودی عریبیہ میں اس وقت اوورسیز پاکستانیوں کی آبادی جو ہے وہ سب سے زیادہ سعودی عریبیہ میں ہے۔ تقریباً 26 سے 27 لاکھ پاکستانی اس وقت سعودی عریبیہ میں ہیں اور اسی آبادی کے لحاظ سے وہاں مسائل بھی زیادہ ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ کمیونٹی ویلفیئر آفیسز کی تعداد وہاں پر کم ہے۔ میں نے کوشش شروع کی ہے کہ maximum کمیونٹی ویلفیئر آفیسرز وہاں پر تعینات کیے جائیں تاکہ یہ جو کمیونٹی کے مسائل ہیں جو لوگ جیلوں میں ہیں چیک bounce ہوئے ہیں یا اقامہ جو ہے expire ہوا ہوا ہے اور وہاں پر لوگ اس کی expiry کی وجہ سے قید ہیں۔ اس قسم کے offences ہیں یا کوئی اور offences ہیں ایسے جو جھگڑے وغیرہ کا یا لاء اینڈ آرڈر کا سلسلہ وغیرہ۔ تو یہ جو maximum قونصلیٹ اور ایمبیسی اس سلسلے میں efforts کر رہی ہے اگر کہیں پر کوئی collapse آتا ہے تو ہم اس کو دور کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں لیکن Once the number of Community Welfare Officers are increased, I think کہ ہم لوگوں کو better service provide کر سکیں گے۔شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال بیلم حسنین صاحبہ۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال صاحبزادہ طارق اللہ صاحب۔ اگلا سوال صبحہ نذیر صاحبہ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال خالدہ منصور صاحبہ۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال شیخ صلاح الدین صاحب۔موجود نہیں ہیں۔اگلا سوال شیخ روحیل اصغر صاحب۔

شیخ روحیل اصغر: سوال نمبر14۔

Permission to export sugar

14. *Shaikh Rohale Asghar:

Will the Minister for Commerce and Textile be pleased to state:

a) whether the Government has allowed/approved the export of sugar; if so, the quantity thereof; and
b) the names of the countries to which it will be exported?

Minister for Commerce and Textile (Mr. Muhammad Pervaiz Malik): (a) Since the start of the crushing year 2016-17 up until now, the Government of Pakistan has approved sugar export of 2.750MMT, out of which, approximately 1.2 MMT of sugar has been exported and the rest of the export is ongoing.

(b) The above-mentioned quantity of sugar has been exported, among others, to the following countries:

- Afghanistan
- Canada
- Djibouti
- India
- Indonesia
- Madagascar
- Malaysia
- Myanmar
- Qatar
- Saudi Arabia
- Singapore
- Somalia
- Sudan
- Tajikistan
- Tanzania, united republic of
- UnitedArab Emirates
- Viet Nam
- Yemen

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریری جواب دیا گیا ہے۔آپ سپلیمنٹری سوال کیجئے۔اسی لئے آپ نوید قمر صاحب کے حق میں بول رہے تھے۔آپ کا سوال بھی اسی سے relevant ہے۔

شیخ روحیل اصغر: میں اسی لئے کہہ رہا تھا،مجھے پتہ تھا کہ میرا سوال آجائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا سوال آئے گا۔

شیخ روحیل اصغر: اچھا میں سوال اس سپلیمنٹری اصولوں پر کروں گا کہ اگر اس کا جواب وزیر موصوف دیں اوراگر نہیں دینا تو میں سپلیمنٹری سوال کرکے اس کو ضائع نہیں کرنا چاہتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے منسٹر صاحب بیٹھے ہیں۔منسٹر صاحب آپ دینا چاہیں؟ ٹھیک ہے سپلیمنٹری سوال کریں،دے رہے ہیں۔

شیخ روحیل اصغر: ہم نے جتنی تعداد بتائی ہے اس کی amount کتنی ہے،ہم نے اس سے زرمبادلہ کتنا کمایا اورہم نے سبسڈی کتنی دی ہے؟ یہ دیکھیں یہ عالم ہے یعنی کہ اندازہ کیجئے،جونیئر سینئر کو feed کررہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیاری وہ کر کے آئیں ہیں۔

شیخ روحیل اصغر: یہ خاک اورمٹی تیاری،صرف سوٹ کی تیاری ہے بس۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو کوئی بات نہیں،روحیل اصغر صاحب آپ سپلیمنٹری کریں اوراپنا جواب لیں۔

شیخ روحیل اصغر: یہ کس قسم کی تیاری ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ملک پرویز صاحب۔آپ اپنا جواب لیں۔

جناب محمد پرویز ملک: Honourable ممبر آج بڑے جذباتی ہوئے ہوئے ہیں اوران کو بہت concern ہے۔میں ان کو assure کرا رہا ہوں کہ Government of Pakistan نے بڑی prudently ہمیشہ ایسی چیزیں دیکھی ہیں اورجو اس دفعہ sugarcane کی crisis آئی تھی جس کی وجہ سے surplus quantity موجود تھی تو اس کو dispose کرنا ضروری تھا۔تو پھر جوsugarcane association ہے ان کی اپنی request پر جو surplus quantity ہے اس کو ایکسپورٹ کرنے کیلئے کوشش کی گئی اورکیونکہ Ministry of Commerce and Textile

صرف اس چیز کی sanction دیتی ہے کہ کتنی ایکسپورٹ ہوگی،کتنی ضرورت ہے تاکہ ملک میں shortage نہ ہوجائے،ملک میں problems نہ آجائیں۔تو لہذا ہم نے دو تین stages میں 2750ملین میٹرک ٹن وہ totally allow کی اوراس میں صرف ابھی آپ دیکھیں کہ 1.2 MMT جو quantity ہے ابھی تک ایکسپورٹ ہوئی ہے۔اور اس میں جو بات ہوئی کہ آپ نے سبسڈی کتنی دی ہے تو Ministry of Commerce سبسڈی وغیرہ نہیں دیتی۔سبسڈی جو دی گئی ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ نے دی ہے۔دس روپے per Kg کے حساب سے اوراس کے علاوہ جو provincial governments نے اپنا share اس میں ڈال کر دیا ہے تو اس میں کامرس کا یا ہماری کوئی directly اس میں payment نہیں ہو ئی۔ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ صحیح ریٹ پر ایکسپورٹ ہو، صحیح quantity ایکسپورٹ ہواوراس میں دیکھا جائے کہ یہاں shortage نہ ہو،یہاں quality crisis نہ شروع ہوجائے۔تو لہذا ایک procedure کے تحت جو پہلے بھی ہوتے تھے اُسی procedure میں ایک بڑے transparent انداز میں اس چیز کو deal کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: روحیل اصغر صاحب۔مائیک کھولیں۔

شیخ روحیل اصغر: جناب ڈپٹی سپیکر میں نے بڑا simple سا،بڑا سادہ سا،2.7آپ نے اجازت دی،1.2آپ نے ایکسپورٹ کردی،میں نے اس کی amount پوچھی ہے،ایک۔اوردوسرا میں نے پوچھا ہے کہ آپ نے ٹوٹل سبسڈی کتنی دی؟2.7کی ٹوٹل؟وہ سامنے آجائے گی،آپ کو پتہ چل جائے گا۔میں نے یہ دو amounts،دو چیزیں پوچھی ہیں بڑی سادہ سی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پرویز ملک صاحب۔

جناب محمد پرویزملک: میں نے جیسے عرض کیا کہ یہ ایکسپورٹ کی quantity allow ہوئی تھی اس میں اس کا یہ مطلب نہیں کہ ساری ایکسپورٹ ہوگئی تھی۔ایکسپورٹ اس میں بہت کم ہوئی ہے۔میں نے جیسے کہا کہ 1.2 MMT شوگر ایکسپورٹ ہوئی ہے the rest جو ہے وہ pending ہے اوراس کیلئے procedure اورجو مارکیٹ ریٹ ہیں اوریہ چیزیں،یہ آپس میں کرتی ہیں۔میں دوبارہ کہتا ہوں کہ

Ministry of Commerce کا اس میں اپنا کوئی stake نہیں ہے،کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔انہو ں نے صرف اورصرف اس کی ٹیکنیکل analysis کرکے world market کو دیکھ کر ان چیزوں کو recommend کیاگیا اورrecommend میں جو شوگر ایڈوائزری بورڈہے،جو Ministry of Industries کا ہے وہ اس چیز کو طے کرتا ہے اورrecommendations کو Ministry of Commerce ایک میٹنگ میں جس میں اورمنسٹریز بھی ہوتی ہیں،بیٹھ کر ان کو approve کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن منسٹر صاحب یہ جو آپ کا ایکسپورٹ ٹارگٹ ہے یہ achieve نہ کرنے کی وجہ سےجو کسان ہے وہ بھی بڑا suffer ہوا ہے۔اب بھیcrushing لیٹ ہوئی ہے۔

جناب محمد پرویز ملک : میں عرض کررہا ہوں کہ تھوڑی سی clarity نہیں آرہی۔اس کو ایکسپورٹ کرنا ہمارا کام نہیں ہے یہ خود شوگر ایڈوائزری بورڈ through Ministry of Industries اپنی recommendations لاتے ہیں کہ ہمیں ملک میں ایکسپورٹ کرنے کی ضرورت ہے۔ہم اس کو صرف چیک کرتے ہیں کہ واقعی ملک میں shortage نہ ہوجائے،ملک میں اورکوئی problem نہ آجائے اورongoing اس کا سروے کرتے رہنا کہ اس میں کوئی چیز،ایسی بات نہ ہوجائے اورپھر یہ بھی یہ growers کو پیسے کون دے گا،یہ بھی provincial governments کے جو Cane Commissioners ہیں یہ ان کا کام ہے کہ وہ اس چیز کو supervise کریں اوریہ چیزیں دیکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ساجدہ بیگم on supplementary،منسٹر صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب محمد پرویز ملک: 100ملین کے قریب پیسہ دیا جاچکا ہے اورچار بلین اورexpected ہے کہ دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک۔ساجدہ بیگم on supplementary

محترمہ ساجدہ بیگم: شکریہ ڈپٹی سپیکر صاحب۔منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ یہ جو اب تک پاکستان کے اندر اس گورنمنٹ ساڑھے چار سال پورے ہوگئے ہیں اوراس سے پہلے منسٹر بھی یہاں پر آکر

statement دیتے تھے،ابھی بھی منسٹر صاحبان کا باہر زیادہ travel رہتا ہے تو باہر کی country کے ساتھ ان کا کیا؟مطلب ہمارے بزنس کے متعلق کیسی میٹنگز ہوئیں،کیا opportunity لے کر آئے؟ اگر اس پارلیمنٹ کو بتا دیں تو زیادہ بہتر ہے کہ travel تو بہت زیادہ ہے لیکن یہاں پرperformance، پاکستان میں کامرس دن بدن ڈوب رہا ہے اورکچھ show نہیں ہورہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک پرویز صاحب۔

جناب محمد پرویزملک: Honourable ممبر نے بڑا اچھا سوال کیا ہے۔دنیا میں اب جو exports and imports ٹریڈ جو ہے وہ ایک بہت important and specialized subject ہوچکا ہے۔اس میں بہت competitive environment ہے۔ہر چیز کو بڑے دھیان سے دیکھ کر آگے چلنا پڑتا ہے۔آپ کی مارکیٹنگ کو دیکھ کر،آپ کی pricing کو دیکھ کر،کوالٹی کو دیکھ کر۔آپ کی جو نئی سے نئی جدتیں آتی ہیں ان کو دیکھ کر آپ کو یہ مارکیٹنگ کرنی پڑتی ہے اوراس میں ہرآئٹم کیلئے جیسے میں عرض کررہا ہوں کہ بہت سارے barriers کو آپ کو face کرنا ہے۔non-tariff barrier آپ کی prices زیادہ ہیں،,Generally کل اگر آپ نے ٹی وی پر دیکھا ہوتاتو بہت ساری ایسی پاکستان کی ایکسپورٹ کو آپ کےلوکل چینل دکھا رہے تھے۔اس میں کہہ رہے تھے کہ اس میں ایکسپورٹ کی جو pricing ہے،اس میں Pakistan out of competition ہے۔پاکستا ن کی products ذرا مہنگی ہیں،اس میں انہوں نے بجلی کا ذکر کیا،گیس کا ذکر کیا اوریہ چیزیں منسٹری نے بھی کئی دفعہ highlight کی ہیں ہمیں اپنی price کو دیکھنا پڑے گا کہ ہروقت competition میں ہم price میں کہیں مار نہ کھاجائیں we should be there on the run تاکہ ہماری چیز price-wise اتنی viable ہوجائے کہ اس کو ایکسپورٹ کیاجائے۔

تو یہ بہت ساری چیزوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔اللہ کا بڑا کرم ہے جو آپ کی جی ایس پی پلس پر renewal ہوئی ہے یہ بہت بڑا اس ملک کا plus point ہے کہ آپ نے اس competitive environment میں اپنے آپ کو وہاں آگے لے کر چل رہے ہیں اورستائیس اٹھائیس فیصد جو آپ کی EU کی exports ہیں وہ بڑھیں۔اسی طرح دوسری exports کو بہتر کیا جارہا ہے اورجو میری

colleague نے جو پہلے بتایا تھا میں سمجھتا ہوں وہ ایک بہت اچھی contribution ہے کہ پندرہ فیصد ہماری پچھلے چھ مہینوں میں ایکسپورٹ بڑھی ہے جو ایسے دور میں جہاں بہت competition ہے اور جو export بہت sluggish ہیں، آپ 15 فیصد ایکسپورٹ کو وہاں لے جارہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ کافی respectable ہے مگر efforts کی جارہی ہے کہ اس کو زیادہ سے زیادہ اور بہتر کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Next question پروین مسعود بھٹی صاحبہ not present. Next question مسٹر عبدالقہارخان ودان صاحب not present. Next question، نگہت پروین میر صاحبہ not present. Next question سید وسیم حسین not present. Next question صاحبزادہ طارق اللہ صاحب not present. Next question، طاہرہ اورنگزیب صاحبہ یہ آپ کا سوال 20 transfer to Finance Division for answer on next rota day. Next question شذرہ منصب علی خان not present. Next question، مسرت رفیق مہیسر صاحبہ۔

محترمہ مسرت رفیق مہیسر: سوال نمبر 22

<u>New housing schemes for labourers</u>

22. *Ms. Musarat Rafique Mahesar:

Will the Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development be pleased to state the housing schemes initiated/ constructed for labourers in the country by the Ministry during the last three years?

Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development (Pir Syed Saddaruddin Shah Rashidi): Sixteen (16) Labour Colonies for labourers having 7324 Flats, 100 Houses and 246 number of Barracks (for mine workers) initiated/ constructed during the last three (03) years.

Province wise breakup is as under:

Provinces	No. of Flats	No. of Houses	No. of Barracks
Punjab	4112	—	—
Sindh	1664	—	—
KPK	1152	—	—
Balochistan	396	100	246
Total:-	7324	100	246

The detail of above mentioned projects is at Annex-I.

HOUSING SCHEME INITIATED / CONSTRUCTED FOR LABOURERS IN THE COUNTRY BY THE MINISTRY DURING THE LAST THREE YEARS (01-01-2015 TO 31-12-2017)

****

Sr.#	Description	Cost (Rs. million)	Date of Start	Date of Completion	Executing Agency / Status
PUNJAB					
1	208 Flats (Phase-I) Amenities Building & Infrastructure development works at Labour colony Warburton, Nankana Sahib.	926.000	May, 2014	August 2016	WWB Punjab, Allotment is under process
2	992 Flats, Amenities Building & infrastructure development works at Workers' Complex Multan.	3017.840	April, 2015	March 2018	WWB Punjab, 92% completed work in progress.
3	2,912 Flats, Amenities Building & infrastructure development works at Workers' Complex Sundar Industrial Estate, Lahore.	7781.787	6 packages have been awarded while 14 are in tendering process	March 2020	WWB Punjab
SINDH					
1	1024 Flats Amenities Building & infrastructure development works at Labour Colony, SITE Area, Sukkur.	1852.690	April, 2011	March 2017	Handed over to Sindh Govt. on 16th Nov. 2017.
2	512 Flats Amenities Building & Infrastructure development works Labour Colony at SITE Area Benazirabad (Nawabshah).	917.728	June, 2011	June 2017	Handed over to Sindh Govt. on 16th Nov. 2017.
3	128 Flats Amenities Building & Infrastructure development works at Labour Colony, Sajawal.	224.649	April, 2011	December 2017	Handed over to Sindh Govt. on 16th Nov. 2017.
KPK					
1	1152 Flats Amenities Building & Infrastructure development works at Industrial Estate Gadoon District Swabi.	1552.100	April, 2012	December, 2015	WWB KP, 768 flats allotment completed and remaining 384 flats allotment is under process by KP Govt.

Annex-I

Sr.#	Description	Cost (Rs. million)	Date of Start	Date of Completion	Executing Agency / Status
BALOCHISTAN					
1	204 Flats Infrastructure development works at Nawakili District Quetta.	426.302	August, 2011	June, 2017	WWB Balochistan, Allotment under process by Balochistan Govt.
2	192 Flats Infrastructure development works Eastern Bypass District Quetta	434.375	August, 2011	June, 2017	WWB Balochistan, Allotment under process by Balochistan Govt.
3	50 Houses Infrastructure development works of Labour Colony at Windor District Lasbella.	111.121	July, 2010	July, 2017	WWB Balochistan, Allotment completed by Balochistan Govt.
4	50 Houses Infrastructure development works Labour Colony at Kingri, District Musakhel.	175.432	September, 2011	July, 2017	WWB Balochistan, Allotment under process by Balochistan Govt.
5	220 Barracks (For Mine Workers) at Chamalang ,District Loralai.	980.000	July, 2007	December 2015	WWB Balochistan, Allotment under process by Balochistan Govt.
6	4 Barracks(For Mine Workers) at Nasir Coal Co. Dukkii, District Loralai.	4.494	November ,2007	December 2015	WWB Balochistan, Allotment completed by Balochistan Govt.
7	2 Barracks(For Mine Workers) at Tribal Coal Co. Dukkii,District Loralai.	2.303	November ,2008	December 2015	WWB Balochistan, Allotment completed by Balochistan Govt.
8	10 Barracks(For Mine Workers) at United Mineral Co. Sinjidi ,District Mastung.	6.619	July, 2008	December 2015	WWB Balochistan, Allotment completed by Balochistan Govt.
9	10 Barracks (For Mine Workers) at Habibullah Mines Sor-Range ,District Quetta.	21.143	February ,2015	June 2018	Delay due to law & order situation. 63% work completed
	Total:	**18434.583**			

Mr. Deputy Speaker: Answer be taken as read, supplementary.

محترمہ مسرت رفیق مہیسر: شکریہ ڈپٹی سپیکر صاحب۔میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ سولہ لیبر کالونیوں میں سے کتنی اب تک مکمل ہوچکی ہیں اوران میں تعمیر شدہ مکا ن کن بنیادوں پر ملازمین کو دیئے گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ محمد جاوید اخلاص صاحب۔

راجہ محمد جاوید اخلاص: جناب سپیکر یہ پوری detail وہ اسمبلی کے فلورپر رکھ دی گئی ہے۔پنجاب میں 4112 فلیٹس،سندھ میں 1664،کے پی کے میں1152اوربلوچستان میں 396فلیٹس۔بلوچستان کے اندر number of houses 100ہیں،بلوچستان کے اندر جہاں coalmines اوردوسرے ہیں وہاں پر جو barracks ہیں وہ 246تعمیر کی جاچکی ہیں۔ان کی الاٹمنٹ کا جو procedure ہے وہ ڈیپارٹمنٹ ان کی سروس کی بنیاد پر اوران کی جو genuine requirement ہے اس کی بنیاد پر الاٹ کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک عامر ڈوگر صاحب .on supplementary

ملک محمد عامرڈوگر : بہت شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر صاحب۔ ملتان میں ایک worker complex جو ۹۹۲ فلیٹس پر مشتمل ہے ۲۰۱۳ء سے startجناب جناب ڈپٹی سپیکر صاحب ۱۸ء ہوگئی اور ابھی تک وہ مکمل نہیں ہوا اور انہوں نے کہا کہ اس پہ ۹۲ فیصد کام مکمل ہوگیاہے۔ ایک تو میں یہ سوال کرتا ہوں کہ اس کو فوری مکمل کیا جائے۔دوسرا جو اس سےبڑا ایشو ہے وہ وہاں کوالٹی کاہے کہ وہاں جو material استعمال ہو رہا ہے جو construction ہو رہی ہے وہ انتہائی غیر معیاری ہے اس کے اوپر بھی جناب پارلیمانی سیکرٹری صاحب کوئی visit فرمائیں یا وہاں چیک کر یں کہ یہ حکومت کا پیسہ ہے عوام کا پیسہ ہے جو خرچ کیا جا رہا ہے پراجیکٹ تو بہت اچھا ہے لیکن جو material ہے وہ انتہائی غیر معیاری ہے construction جو ہے وہ قابل اس پہ کوئی میں سمجھتا ہوں کہ کوئی مطمئین نہیں ہے اور وہ ضائع ہو رہا ہے سب کچھ تو اس کے اوپر کوئی توجہ دیں۔please

جناب ڈپٹی سپیکر : راجہ محمد جاوید اخلاص صاحب۔

راجہ محمد جاوید اخلاص : جناب سپیکر۔فاضل ممبر کا بڑا relevant point ہے تو we will make sure for completion of this project in this year اگر اس میں اگر کوئی funds کی کمی ہوئی تو next جو ہماری ADP آرہی ہے اس میں we will ensure کہ department اس کو fully funded کر کے اس کو وہاں پہ complete کروائے اور جہاں پر کوالٹی کا ایشو ہے تو کوالٹی پہ کوئی compromise نہیں۔ اس کی فاضل ممبرز کی ہم ایک کمیٹی بنا دیتے ہیں department کے ساتھ جو ان کا کوئی senior official اور یہ visit کرلیں اور اس کی رپورٹ بھی جو ہے وہ اس ہاؤس میں انشاء اللہ lay کردے جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی شیر اکبر خان صاحب on supplementary

جناب شیر اکبر خان : شکریہ جناب جناب ڈپٹی سپیکر صاحب۔ میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے جو سوال ہے وہ یہ ہے کہGadoon Industrial کے بارے میں ہے جو question ہوچکا ہے تو اس پہ Gadoon Industrial Zone میں جو flats بن رہے ہیں اس کی لاگت کتنی ہے اور یہ کب شروع ہوا ہے اور کب complete ہوجائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر : راجہ محمد جاوید اخلاص صاحب۔ یہ figures جب مانگی جائیں اس کے لئے fresh question ہوناچاہیے جی راجہ محمد جاوید اخلاص صاحب۔

راجہ محمد جاوید اخلاص : جی اس میں سر یہ ہے ۱۱۵۲ فلیٹس ہیں اور اس کی جو ٹوٹل لاگت ہے سر یہ ۱۵۵۲ ملین ہے اور یہ جو ہے یہ ۷۶۸ فلیٹس allotment completed ہیں اور remaining 384 flats کی allotment جو ہے وہ under process ہے KPK Government کے تحت۔ یہ بحرحال اس کی رپورٹ بھی latest صورت حال کی کر کے وہ فاضل ممبر کو بھی آگاہ کردیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر :اگلا سوال شیخ صلاح الدین صاحب، موجود نہیں، اگلا سوال شاہدہ اختر علی صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ اختر علی :شکریہ جناب سپیکر .Question No. 24

Availability of Ski Stopes in Swat & Gilgit Baltistan

Ms. Shahida Akhtar Ali:

Will the Minister for Inter-Provincial Coordination be pleased to state:

whether Ski Slopes are available in Swat and Gilgit-Baltistan at present; and

whether these Ski Slopes are of international standard; if so, the steps taken by the Government to attract international Skiers?

MinisterforInter-Provincial Coordination(Mr. Riaz Hussain Pirzada):

Yes Ski Slopes are available in Malam Jabba, Swatand Naltar Gligit-Baltistan.

Yes, both Slopes at Malam Jabba and Naltar are of international standard and approved by International Ski Federation (ISF). The Ski Federation of Pakistan is exploring new Ski Slopes in the country.Asurvey for Gabina Jabba area in Swat has been carried out which has been found feasible for mang Ski Slopes.

The Federation has requested KPK Government to work on the project or handover the area to Ski Federation for development of ski resort at Gabina Jabba. Similarly, surveywill be conducted in Naran area for possibilityof having a ski resort in coming summer. This area is easily accessible to the general public. The Governmentwill provide everypossible support in the larger national interest.

Mr. Deputy Speaker: Answer be taken as read, supplementary.

محترمہ شاہدہ اختر علی : جناب سپیکر! میں نے سوال کیا تھا کہ سوات اور گلگت بلتستان میں skiers سے متعلق ہے کہ وہاں پہ جو slopes ہیں کیا وہ international standard کے مطابق ہیں اس کا یہ جواب تو مجھے ٹھیک ملا ہے کہ standard کے مطابق ہیں لیکن جو second part کا تھا کہ بین الاقوامی معیار کے مطابق ہیں لیکن اس کی promotion کے لئے کیا اقدامات کیے جارہے ہیں جبکہ اس کوجواب مجھے unsatisfactory دیا گیا ہے کیونکہ جب تک آپ سیاحت کا دارومدار جو ہے وہ communicationپہ ہے جب کہ وہاں کے roads کی حالت دیکھی جائے تو وہ dilapidated conditions میں ہیں۔

دوسرا PTDC Motels جو وہاں پہ ہیں وہ ان کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔ اس کی بھی وہ regular maintenance نہیں کی جا رہی تو پھر ہمارے یہاں پہ جو پاکستان کے اندر لوگ ہیں ان کو information بھی نہیں، ان کو بھی وہinformation نہیں ملی رہی ان کو بھی وہ معلومات نہیں ہیں کہ ہمارے پاکستان میں یہ نعمتیں بھی موجود ہیں تو یہ پھر international level پہ ان کو کس طرح promote کیا جا رہا ہے ان کے لئے کیا اقدامات کیے جارہے ہیں میرا یہی supplementary question ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر : میاں ریاض حسین پیرزادہ صاحب۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ : سر! یہ supplementary question related ہے سیاحت سے وہ میرے پاس نہیں ہے وہ Cabinet Division کے پاس ہے ادھر direct کرلیں۔ لیکن جہاں تک اس کی promotion ہے ان کے Deputy Air Martial جو ہیں وہ کنٹرول کرتے ہیں یہ دوski resort جو ہیں Air Force والے۔ ہمارا Sports Board نے پچاس لاکھ کی ایک ان کو pressing کے لئے مشین دی ہوئی ہے اور جب سے مالم جبہ جل گیا تھا اس کے بعد اس کو تھوڑا بہت جو ٹھیک کیا وہ بھی ائیرفورس والوں نے کیا۔ہم صرف ان کو ایک مشین دی ہوئی ہے اور پھر وہ خود ہی اب سروے کر رہے ہیں اور since یہ 18th Amendment کے بعد یہ سارا infrastructure جو ہے وہ صوبوں کے پاس چلا گیا ہے تو وہ زمین اگر کے پی گورنمنٹ دے گی تو اس پہ وہ develop کریں

گے جس کے لئے انہوں نے آگے کہا ہوا ہم international federation کے طور پر ان کو recognize کرتے ہیں ہمارے ساتھ وہ aligned ہیں Ski Federation جو ہے اور ہم ان کے ساتھ جو international events ہوتے ہیں ان میں participateان کو کرانے کے لئے مدد کرتے ہیں۔باقی یہ سیاحت کا سوال ہے PTDC وغیرہ یہ ابھی تک Cabinet Division میں ہے devolve ہوگیا ہے ابھی تک لیکن ہے PTDC ان کے پاس تو ان سے پوچھ لیں یہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی افتخار الدین صاحب۔

جناب افتخار الدین : سر شکریہ۔ سر! میں منسٹر صاحب کے نوٹس میں ایک opportunity for winter sports چترال میں بھی یہ مڈگلش کے نام سے ایک ایریا ہے۔وہاں پہ اس کی height بھی بہت زیادہ ہے اور snow fall بھی وہاں پہ کوئی چھ سے آٹھ فٹ سے بھی زیادہ پڑتی ہے کبھی تو وہ انگریزوں کے زمانے میں وہ وہاں پہ winter sports ہوتی تھیں Ski ہوتی تھیں تو میں معزز منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کیونکہ اس گورنمنٹ نے لواری ٹنل بنایا ہے ابھی یقیناً winters میں لوگ چترال نہیں آتے تھےThis could give them a very good reason اور کچھ employment opportunities وہاں پہ generateہوسکتی ہیں اور یہ ایک international class کا اس کا بڑا اس کا altitude بھی بہت زیادہ ہے اور اس کی جو slopes ہیں وہ بھی بالکل world class قسم کی slopes وہاں پہ ہیں اور certainly it can add to revenue generation as well as employment creation in the local area تو میں منسٹر صاحب سے اگر ان کے پاس اگر ٹائم ہو تو میں ان کو invite بھی کرتا ہوں۔ اگر یہ آئیں تو یقیناً this will certainly inject lot of cash stream into the local جو revenue.

جناب ڈپٹی سپیکر :میاں ریاض حسین پیرزادہ صاحب۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ : شکریہ سر۔honourable ممبر نے جو کہا بڑا صحیح کہا۔اب کیونکہ area approachable ہے تو یہ سیشن شروع ہے ابھی تو میں گاؤں چلا جاؤں گا Monday کو اگر

میرے ساتھ ہم tie-up کرلیں گے with Air Martial اور وہاں بیٹھ کے یہ discuss بھی ہوسکتا ہے اور یہ promotion کے لئے ہم Federation کو کہیں گے کہ اس کاsurvey کریں اور جو developmentکا مسئلہ ہوگا وہ ہم کرادیں گے باقی توکے پی گورنمنٹ کا مسئلہ ہے وہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی شکریہ اگلا سوال، محترمہ نسیمہ حفیظ پانیزئی صاحبہ۔

محترمہ نسیمہ حفیظ پانیزئی : شکریہ جناب سپیکر Question No. 25

Jurisdiction of M/o SAFRON in Balochistan

25. Ms. Naseema Hafeez Panezai:

Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

a) the Frontier Regions/areas of Balochistan that comes under purview of the Ministry; and
b) the development works carried out in Pashtoon Border areas by the Ministry since June, 2013 alongwith the district-wise details thereof?

Minister for States and Frontier Regions [Lt. Gen. (retd.) Abdul Qadir Baloch]: (a) No Frontier regions/areas of Balochistan fall under the ambit/ jurisdiction of Ministryof SAFRON.

(b) As far as development works carried out in Pashtun border areas, since June, 2013 and their district wise-details, the Government of Balochistan may be consulted. No development funds pertaining to Balochistan are routed through this Ministry. However, under the Refugee Affected and Hosting Areas (RAHA) projects, 36 projects costing Rs. 743.38 Million have been executed since 2013 in four (4) Pashtun bordering districts of Balochistan (Annexures-I to V).

(Annexures have been placed in the National Assembly Library)

Mr. Deputy Speaker: Answer be taken as read, supplementary.

محترمہ نسیمہ حفیظ پانیزئی : منسٹر صاحب نے تو مجھے بہت تفصیل سے جواب دیا گیا ہے پھر بھی میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ کی وزارت مختلف NGOs کو development کے کام کے سلسلے میں ہدایت دیتی ہے اگر ہدایت دیتی ہے تو کیا یہ فنڈ صحت او رeducation کے لئے کیوں مختص نہیں کیے جاتے۔ کیونکہ وہاں پہ ہمارے جو صحت اور ایجوکیشن میں اشد ضرورت ہے فنڈز کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر : لیفٹنیٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالقادر بلوچ صاحب۔

وزیر برائے ریاستیں و سرحدی امور (لیفٹنیٹ جنرل (ریٹا ئرڈ) عبدالقادر بلوچ): میں صحیح طور پر سن نہیں سکا سر سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی دوبارہ اپنا سوال repeat کردیں۔

محترمہ نسیمہ حفیظ پانیزئی : میرا سوال یہ ہے کہ آپ کی وزارت مختلف NGOs کو development کے کام کے سلسلے میں ہدایت دیتی ہے اگر ہدایت دیتی ہے تو کیا یہ فنڈز صحت او ر ایجوکیشن کے لئے کیوں مختص نہیں کیے جاتے۔ کیونکہ وہاں پہ ہمارے ہاں اشد ضرورت ہوتی ہے صحت اور ایجوکیشن کے لئے فنڈز کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر : نہیں نہیں۔ earphone لگا لیں آپ۔earphone لگا لیں دوبارہ۔ Earphone لگا لیں تاکہ آپ کو سمجھ آجائے۔ earphone جی پھر آپ سوال وہ لگا لیں اس کے بعد repeat کریں۔بیٹھ کے سن لیں آپ جنرل صاحب۔ایک منٹ۔جی اب کریں سوال۔

محترمہ نسیمہ حفیظ پانیزئی : میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ کی وزارت مختلف NGOs کو development کے کام کے سلسلے میں ہدایت دیتی ہے اگر ہدایت دیتی ہے تو کیا یہ فنڈز

صحت اور ایجوکیشن کے لئے کیوں مختص نہیں کیے جاتے۔ ہمارے وہاں اس کی اشد ضرورت ہوتی ہے یہ صحت اور ایجوکیشن کے لئے۔اس فنڈ کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی لیفٹنیٹ جنرل (ریٹا ئرڈ) عبدالقادر بلوچ صاحب۔ یہ NGOs کے ذریعے جو پیسہ خرچ کیاح جاتا ہے اس کے حوالے سے سوال ہے۔ NGOs کے ذریعے جو پیسہ خرچ کیا جاتا ہے organization کے ذریعے وہ صحت پر کیوں نہیں خرچ ہوتا ان کے علاقے میں یہ کہہ رہی ہیں کہ وہاں بڑی ضرورت ہے اس کی۔

لیفٹنیٹ جنرل (ریٹا ئرڈ) عبدالقادر بلوچ : شکریہ جناب سپیکر حقیقت کچھ مختلف ہے ایجوکیشن پہ بھی پیسے خرچ کیے جاتے ہیں Health پہ بھی خرچ کیے جاتے ہیں۔اس وقت ایجوکیشن کے کوئی ۱۹ پراجیکٹ ان Districts میں کیے گئے تھے جن سے متعلق انہوں نے سوال کیا ہے اور health سے متعلق چودہ 14 schemes تھیں۔ over a period of time تیرہ سے لے کر سترہ تک وہاں پر یہ کارروائی کی گئی ہے اور priority education اور ہیلتھ کی طرف جاتی ہے اور infrastructure کی طرف بھی ہم priority دیتےہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہrefugees جن علاقوں میں رہے اور وہاں سے چلے گئے یا جن علاقوں میں اب رہ رہےہیں وہاں پر facilities and infrastructure کو کافی نقصان پہنچا اور نقصان پہنچنے کی وجہ سے local population کافی disturb رہی اور وہ چاہتےہیں ان کو دوبارہ restore کیا جائے اس original position میں جس میں وہ تھےا ور وہ کارروائی کی جارہی ہے۔

ہم اپنے طورپر کوئی خرچہ نہیں کرتےہیں۔ وہ district level پہ کمیٹی ہوتی ہے وہ تمام اضلاع جہاں پر refugees اس وقت رہ رہےہیں یا جہاں پر رہ کےچلے گئے ہیں وہاں کے ڈپٹی کمشنر اور وہاں کی صوبائی حکومت اور ہمارے Afghan refugees organization کےلوگ بنیادی طورپر district level پہ آجاتےہیں پھر بعد میں صوبائی لیول پر وہ بیٹھ جاتےہیں اور بیٹھ جانے کے بعد وہاں پہ یہ فیصلہ کیاجاتا ہے پھر وہ project یہاں پہ funding کے لیے اوپر بھیجے جاتےہیں۔ یہاں پر ہمارے چیف کمشنر کےدفتر میں اور UNHCR والے دونوں مل کر فیصلہ کرتےہیں کہ کس project کے اوپر

عملدرآمد کیا جانا ہے اور کس کے through یہ کارروائی کرنی ہے کہ صوبائی حکومت کے through کرنی ہے یا NGO کےthrough کرنی ہے۔ پچاس فیصد کام NGOs کےthrough ہورہےہیں اور پچاس فیصد کام صوبائی حکومتوں کے through ہوتےہیں۔

صوبائی حکومت generally ہمارے projects کو اس قسم کی priority نہیں دیتےہیں جواپنے صوبے کے projects کو دیتےہیں۔ ان کی execution میں implementation میں delay ہوتا ہے۔ NGOs کےthrough اور NGOs زیادہ costly ہوتے ہیں لیکن اس کےاوپر direct control ہوتا ہے UNHCR کا اور ہمارا اور اس کی implementation میں تھوڑی تیزی آجاتی ہے۔ coming back to the question کہ priority ہے ہیلتھ کی طرف، ایجوکیشن کی طرف اور اسی طرح infrastructure کے جو باقی projects تھے۔ مثلاً infrastructure کےدو project تھے اور اسی طرح livelihood کا کوئی آدھ project تھا۔ زیادہ تر priority اس سے لی گئی ہے جس طرف محترمpoint out کررہےہیں۔

جناب سپیکر: آفتاب خان شیر پاؤ صاحب

جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ : شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر صاحب۔ میں منسٹر صاحب سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ Afghan refugees کےبارے میں ہے۔ کوئی clear cut policy سامنے نہیں آرہی ہے اور بہت سے لوگ confusions میں ہیں۔ ان کے ساتھ پہلے بھی parliamentary parties کی میٹنگ ہوئی تھی اور ایک road map ہم نے اس میں بنایا تھا۔اس road map کےاوپر اس لحاظ سے عمل نہیں ہو رہا تاکہ ہم بتدریج ان کو واپس لے جاسکیں اور under the umbrella of UNHCR اس میں جب بیانات آجاتےہیں ایک مہینے کےاندر ان کو واپس کیا جائے تو ایک confusion create ہو جاتی ہے اور ان میں بے چینی پیدا ہو تی ہے۔ ہم نے اتنی مدت ان کو مہمان رکھا اور ساتھ ہم چاہتے ہیں کہ یہ واپس کے ہمارے وہاں پر سفیر بنیں بنسبت اس کے کہ ان کو ہم push کریں اوریہ جا کر وہاں پر الٹاnegativity پید ا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جنرل (ریٹائرڈ) عبدالقادر بلوچ صاحب

لیفیٹننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالقادر بلوچ : شکریہ جناب سپیکر۔ جناب شیر پاؤ صاحب نے بہت pertinent question اٹھایا ہے۔ میں چاہوں گا کہ ا س کا میں تفصیل میں جواب دے دوں۔ پچھلے سال ہم نے Afghan refugees سے متعلق پالیسی بنانے کی خاطر ہم نے ایک دو all parties conferences کی تھیں اور جس میں تمام stakeholders تمام متعلقہ political parties نے fully senior level پہ participationکی اور ہم نے ایک پالیسی بنائی اور اس پالیسی میں بنیادی باتیں یہ تھیں کہ Afghan refugees کو واپس بھیجا جائے اور ضرور بھیجا جائے یہاں نہ رکھا جائے لیکن واپس بھیجتے ہوئے ایسی کارروائی نہ کی جائے کہ ہمارا ایک غلط impression پھیل جائے اور یہ ناراض ہو کے یہاں سے چلے جائیں۔ لہذاان کو voluntary طریقے سے واپس بھیجنا چاہیےاور dignity and honour کے ساتھ واپس بھیجنا چاہیے۔

ایک اور بات کا بھی فیصلہ کیا گیا کہ اگر ان کے بچے یہاں پر پڑھ رہےہیں تو ان کے لیے extended visa policy ہونی چاہیے، اگر کوئی کاروبار کر رہا ہے تواس کےکاروبار کو اونے پونے داموں بیچنے سے بچانے کے لیے ایک پالیسی ہونی چاہیے،اس کی ایک ویزہ پالیسی ' پھر spouse کے بارے میں بھی ویزہ پالیسی اور اسی طرح سے مختلف angles تھے ان تمام کےاوپر سیر حاصل بات چیت کی گئی، پالیسی بنائی گئی،اس کے لیے لیٹرز وغیرہ نکلے اور ان کےاوپر عمل ہو رہا ہے۔

اس وقت ساتھ ہی فیصلہ کیا گیا کہ اکتیس دسمبر 2017 تک ان کو extend کیا جائے، ان کے stay کو پاکستان میں اور اس کےبعد ان کی repatriation دوبارہ شروع کی جاسکے۔ 2016 میں کیونکہ ان کو ایک پیکج ملتا ہے کہ ہر refugee کو دو سو ڈالر سے بڑھا کے چار سو ڈالر کیا گیا۔ ان کی اچھی خاصی تعداد یعنی ساڑھے چھ لاکھ کے قریب واپس چلے گئے۔ 2017 میں اس کو cut کر کے انہوں نے پچاس فیصد کر دیا اور 2017 میں صر ف ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہم واپس بھیج سکے اور بڑی تعداد میں وہ نہیں گئے۔ اس کی وجہ سے کیبنٹ میں جب معاملہ چلا گیا کہ ان کی further extension کی جائے یا نہ کی جائے تو وہاں پر جو ہمارے hawkish elements تھے جو کہتے تھے کہ ہر صورت ا ن کو واپس بھیجنا چاہیے وہ میرے اوپر برس پڑے اور وہاں پر اس طرح سے impression create کیا گیا کہ جس طرح میں ان کے لیے space create کر رہاہوں اور یہ یہاں پر غیر ضروری طور پر رہ

رہےہیں تو ان کو واپس بھیجا جائے۔ پھر ایک مہینے کی extension کی کہانی آئی، دو مہینے کی extension کی کہانی آئی on the other hand ہم نے Afghan government کو بھی کافی press کیا کہ اس بارے میں کچھ کریں کیونکہ ان کی طرف سے کوئی خاص چیز آ نہیں رہی تھی، کوئی plan نہیں آرہا تھا۔

میں اس ہاؤس کو inform کرنا چاہوں گا کہ اشرف غنی صاحب نے lately وہاں پر اپنے ملک میں ایک میٹنگ میں انہوں نے فیصلہ کیا، ان کی پالیسی آئی کہ وہ تیار ہیں اور plan بنا رہےہیں دو سال کےاندر ان تمام لوگوں کو واپس بھیجا جائے۔In the meantime ہماری کیبنٹ نے ہمیں tasking کی اور ہمیں کہا کہ آپ بھی ایک پالیسی بنالیں کہ ان کو کس طریقے سے واپس بھیجا جائے۔ اس دوران میں جو لوگ unregistered تھے ان کی ہم نے documentation and registration کی اور دس لاکھ اور افغان مہاجر جن کی documentation نہیں ہوئی تھی وہ registration میں آگئے ہیں اور ابھی documented Afghan refugees کی ' ایک PoR card, proof of registration card holder ہے،ان کی تعداد چودہ لاکھ ہے،دس لاکھ ایسے ہیں جن کو afghan citizenship card issue کا کیا گیا ہے جن کی ابھی ہم نے registration کی ہے وہ دس لاکھ ہیں اور چار لاکھ ایسے ہیں جن کی کوئی حیثیت نہیں ہے، کوئی face نہیں ہے۔ انہوں نے اپنےآپ کو document نہیں کرایا۔ ابھی latest policy یہ ہے کہ یہ جو چار لاکھ جنہوں نے اپنے آپ کی documentation نہیں کرائی، کوئی face اپنے لیےانہوں نے نہیں چنا، ان کو immediate ملک سے نکالنے کی کارروائی کریں گے کیونکہ وہ refugees نہیں ہیں، وہ aliens ہیں او رaliens کے لیے کسی ملک میں کوئی گنجائش نہیں ہوتی ہے۔ اس کا بھی ہم نے plan بنایا ہوا ہے۔ اپریل کے first week سے کارروائی شروع ہو گی اور کارروائی کرنے کے لیے صوبائی حکومتوں کو ان کی ڈیٹیلز ہم نے provide کی ہوئی ہیں او روہ کارروائی کریں گے۔ Afghan Citizenship Card Holder اور proof of Registration Card Holders کے لیے ہم نے بھی اپنا دو سال کا plan دیا تھا کہ دو سال میں ان کو واپس بھیجنے کے لیے ایک پروگرام بنایا تھا monthly ایک خاص تعداد واپس بھیج رہے تھے اور اس کے لیے ٹرانسپورٹ کی requirement تھی، ان کو concentrate کرنے کیrequirement

تھی۔ اس میں finances involved تھے۔ کوئی بیس بلین روپے کی requirement تھی۔ ان کو اکٹھا کرنا، اکٹھا کر کے transport provide کرنا پھر ان کو واپس بھیجنا۔ funds کی requirement ہم intimate کر چکے ہیں concerned ministries کو ' صوبائی حکومتوں کو بھی ہم ڈیٹیلز دے چکے ہیں کہ یہ کارروائی کس طرح سے کرنی ہے اور کیا کرنا ہے اور law enforcing agencies سے انہوں نے assistance لینا ہے In the meantime جب افغان گورنمنٹ کی وہاں پر policy statement آئی کہ وہ بھی تیار ہیں دو سال میں ان کو واپس لینے کے لیے تو ابھی ہم plan کر رہے ہیں۔ میں پرائم منسٹر صاحب کے پاس جانے والا ہوں ا ورکیبنٹ میں بھی معاملہ لے جائیں گے۔ اگر وہ اجازت دے دیتے ہیں تو ان کے ساتھ ہم ایک میٹنگ کریں گے اور میٹنگ کرنے کے بعد ممکن ہے ایک متفقہ فیصلہ، دو طرفہ فیصلہ ہم کریں۔اگر وہ ان کو واپس لینے کے لیے واقعی serious ہیں پھر دو سالہ پروگرام بنائیں گے اور جب وہ فائنل ہو جائے گا تو انشاءاللہ اس ہاؤس کو اس کے بارے میں میں Inform کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر : شکریہ۔آخری سوال مسرت رفیق مہیسر صاحبہ کا ہے،not present

Mr. Deputy Speaker: Question hour is over.

Proposal to curb child labour

30. *Sahibzada Muhammad Yaqub:

Will the Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to curb child labour by compensating such children at Government level; if so, the details thereof?

Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development (Pir Syed Saddaruddin Shah Rashidi): After the 18th Constitutional Amendment the subject of labour, including child

labour, is the exclusive domain of provinces. Jurisdiction on labour to the extent of Islamabad

Capital Territory lies with ICT Labour Department, Chief Commissioner's Office. Provinces are now responsible for legislation and implementation of labour laws.

The Provincial Labour Departments have been requested to inform this Ministry whether there is any proposal under consideration of the Government to curb child labour bycompensating such- children at Government levels; if so, the details thereof.

The Labour Department, Khyber Pakhtunkhwa has informed that there is no such programme under consideration of the provincial government of Khyber Pakhtunkhwa. Furthermore such initiatives generally fall within the ambit of entities dealing with the issues of social protection like Baitul Mall, Social Welfare Department, etc.

The ICT Labour Department has informed that ICT constituted four comprising three Labour Inspectors one Labour Officer for inspection of Child labour. The Chief Commissioner, ICT also constituted separate Court for speedy trial of labour challans. If complaint is received regarding child labour, prompt action is taken against the violators.

The information from other Provinces is still awaited, despite several reminders dated 08-02-018, 14-02-2018, 16-02-2018, 19-02-2018,

23-02-2018, 01-03-2018, 05-03-2018 and D.O letter dated 05-03-2018.

(telephonically too).

Countries havig Embassies in Pakistan

1. *Ms. Parveen Masood Bhatti:

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the names of countries that have their embassies in Pakistan at present?

Minister for Foreign Affairs (Khawaja Muhammad Asif): List of the countries with their Resident Heads of diplomatic Missions is attached at Annex-A.

Annex-A

As of February 26,2018

List of Resident Diplomatic Missions in Pakistan

A: Bilateral Missions

Sr. No.	Embassies In Islamabad	Sub-Missions
1.	Afghanistan	Peshawar, Karachi, Quetta
2.	Algeria	
3.	Argentina	
4.	Australia	
5.	Aust-zia	
6.	Azerbaijan	
7.	Bahrain	Karachi
8.	Bangladesh	Karachi
9.	Belarus	
10.	Belgium	
11.	Bosnia & Herzegovina	
12.	Brazil	
13.	Brunei Darussalam	
14.	Bulgaria	
15.	Canada	
16.	China	Lahore, Karachi
17.	Cuba	

18.	Czech Republic	
19.	Denmark	
20.	Egypt	
21.	European Union	
22.	France,	Karachi
23.	Germany	Karachi
24.	Greece	
25.	Holy See	
26.	Hungary	
27.	India	
28.	Indonesia	Karachi
29.	Iran	Peshawar, Lahore, Karachi, Quetta
30.	Iraq	
31.	Italy	Karachi
32.	Japan	Karachi
33.	Jordan	
34.	Kazakhstan	
35.	Kenya	
36.	Democratic Republic of Korea	Karachi
37.	Republic of Korea	Karachi
38.	Kuwait	Karachi
39.	Kyrgyz Republic	
40.	Lebanon	
41.	Libya	
42.	Malaysia	Karachi
43.	Maldives	
44.	Mauritius	
45.	Morocco	
46.	Myanmar	
47.	Nepal	
48.	Netherlands	
49.	Nigeria	
50.	Norway	

51.	Oman	Karachi
52.	Palestine.	
53.	Philippines	
54.	Poland	
55.	Portugal	
56.	Qatar	Karachi
57.	Romania	
58.	Russia	Karachi
59.	Saudi Arabia	Karachi
60.	South Africa	
61.	Spain	
62.	Sri Lanka	Karachi
63.	Sudan	
64.	Somalia	
65.	Sweden	
66.	Switzerland	Karachi
67.	Syria	
68.	Tajikistan	
69.	Thailand	Karachi,
70.	Tunisia	
71.	Turkey	Karachi
72.	Turkmenistan	
73.	Ukraine	
74.	United Arab Emirates	Karachi
75.	United Kingdom	Karachi
76.	United States of America	Peshawar, Lahore, Karachi
77.	Uzbekistan	
78.	Vietnam	Karachi
79.	Yemen	

Detail of Trade Agreement with China

3. *Ms. Aisha Syed:

Will the Minister for Commerce and Textile be pleased to state the details of the trade agreements signed with China during last five years?

Minister for Commerce and Textile (Mr. Muhammad Pervaiz Malik): Not Trade Agreement has been signed with China during last five years.

Import/export with USA

6. *Ms. Khalida Mansoor:

Will the Minister for Commerce and Textile be pleased to state the exports and imports made to and from America during the last five financial years alongwith the value thereof?

Minister for Commerce and Textile (Mr. Muhammad Pervaiz Malik): The bilateral trade statistics between Pakistan and the USA, for the last five financial years showingvalue, are given below;

Aggregate Bilateral Annual Trade with USA

Million US $

Year	Exports	Imports	Total Trade	Trade Balance
2012-13	3,532.63	1,618.13	5,150.76	1,914.50
2013-14	3,711.71	1,747.06	5,458.77	1,964.65

Year	Exports	Imports	Total Trade	Trade Balance
2014-15	3,696.71	1,783.31	5,480.02	1,913.40
2015-16	3,501.35	1,777.03	5,278.37	1,724.32
2016-17	3,449.29	2,558.19	6,007.49	891.09

Source: PBS

The detail of top 10 export and import products is annexed as Annex-A.

Status of Pak-US relations

7. *Ms. Shakila Luqman:

Will the Minister for Commerce and Textile be pleased to state:

(a) the present status of trade relations between Pakistan and United States of America; and

(b) the steps being taken to improve the said relations?

Minister for Commerce and Textile (Mr. Muhammad Pervaiz Malik): (a) United States of America (USA) is the largest single destination for Pakistan's exports. Pakistan enjoys positive trade balance with USA. Pakistan and USA have not signed any PTA/FTAand trade is being conducted at MFN basis. However, Pakistan is the beneficiary of preferential market access under GSP scheme of USA.

The detail of total bilateral trade during FY 2016-2017 was recorded at around 6 billion (USD). Details are given below.

Aggregate Bilateral Annual Trade with USA

Million US $

Year	Exports	Imports	Total Trade	Trade Balance
2013-14	3708.36	1753.16	5,461.53	1,954.84
2014-15	3695.88	1784.12	5,480.00	1,911.76
2015-16	3500.03	1777.61	5,277.64	1,722.42
2016-17	3449.34	2558.33	6,007.67	891.01

Source : PBS

(b) Following steps have been taken by the Government to enhance trade relations with US, with special focus on export promotion;

(1) Trade and Investment Framework Agreement TIFA:

Pakistan and USA signed Trade and Investment Framework Agreement (TIFA) in the year 2003. Under this agreement both sides discuss issues of mutual interest with the objective of improving cooperation and enhancing opportunities for trade and investment. The Agreement has also constituted council comprising representatives of both countries, co-chaired by the

Minister of Commerce, Government of Pakistan and Trade Representative of the US government (USTR). TIFA Council monitors trade and investment relations, identifies opportunities for expanding trade, and so far 8 TIFA Council meetings have been held.

(A) Business Opportunities Conference

In order to identify trade and investment opportunities between Pakistan and US, the Business Opportunities Conference(BOC) is organized as government to government arrangement. So far four BOCs have been held. Both sides are workingtogether forholding 5th Business Opportunities Conference at a mutually convenient date.

(B) Pakistan US Generalized System of Preference

Pakistan is a beneficiary of the US Generalized System of Preferences (GSP) program, which provides duty free access to over 3,500 products. Sectors covered under the GSP include various manufactured items & inputs like Jewelry, various agricultural products Chemicals, Minerals, Marble and Carpets. However the GSP scheme of US excludes market access to textiles and its products. Ministry of Commerce, during the 8th TIFA Council meeting reiterated its request for grant of meaningful market access especially in the textile sector. On 1st July, 2017, the US Government has included some items into GSP scheme like travel bags (leather), travel goods (leather) of export interest to Pakistan. USA is planning to review its GSP scheme's beneficiaries. South Asian countries will be analyzed on the first stage in 2018.

(2) GSP Outreach

Seminar to create awareness on Pak-US GSP was also organized on the sidelines of 8th TIFA Council Meeting in collaboration with the US side.

Presentations by the officers of Ministry of Commerce and United States Trade Representative were made during the seminar, followed byinteractive discussion. Members from different chambers and associations also attended the seminar. Possible sectors with potential of trade enhancement were discussed specially jewelry.

(3) Joint Action Plan

After meeting between Prime Minister Mian Muhammad Nawaz Sharif and President Obama on 23rd October, 2013, the trade officials of the two countries developed a Joint Action Plan to expand bilateral trade and investment. During the meeting between Prime Minister Mian Muhammad Nawaz Sharif and President Obama held on October 22nd, 2015, both the leaders reiterated the desire to expand trade and investment and for promoting durable friendship. Both sides then developed an Augmented Joint Action Plan for five areas which is at Annex-I.

(Annexure has been placed in the National Assembly Library)

Favours to Textile Sector

9. *Ms. Belum Hasnain:

Will the Minister for Commerce and Textile be pleased to state

(a) the details of favours given to Textile Sector during the financial year, 2017-18; and

(b) whether it is a fact that Pakistan is losing its market share year after year; if so, the steps taken by the Government to address the said loss?

Minister for Commerce and Textile (Mr. Muhammad Pervaiz Malik): (a) The Prime Minister has announced package in January, 2017 for Textile Industry which is as follows:

PM Package 16th January, 2017 to 30th June, 2018

———————————————————————————

Sector	Duty Drawback
Textile	
Garments	7%
Made-ups	6%
Processed Fabric	5%
Yarn and Greige	4%
Fabric	

———————————————————————————

Other Facilities

———————————————————————————

S # Subject

———————————————————————————

1 Withdrawal of Custom duty& sales tax on cotton imports (Till July 15th, 2017 in view of domestic cotton arrival)

2 Withdrawal of Custom duty on MMF (other than Polyester)

3 Zero rating of textile machinery imports

————————————————————————————

Further, Rs. 16.5 billion has been released to State Bank of Pakistan for disbursement in PM Package.

Amendments in Prime Minister's Package 2017-18.

a. 50 percent of the rate of drawback shall be provided without condition of increment.

b. Remaining 50 percent of the rate of drawback shall be provided, if the exporter achieves an increase of 10% or more in exports during financial year 2017-18 as compared to the financial year 2016-17.

c. The actual rate of drawback against (b) above shall be determined on the basis of annual performance of the exporter, but in order to improve her/his cash flow, the disbursement against (b) above shall be allowed on the performance during July-December, 2017 subject to submission of a bank guarantee that the exporter will return the excess amount, in case his/her annual exports are less than the amount of drawback paid to him/her.

d. An additional 2% drawback shall be allowed for exports to non- traditional markets – Africa, Latin America, non-EU European countries, Commonwealth of Independent States and Oceania.

Notification in this regard has been issued on 12th December, 2017.

The Government has offered various incentives and details are as follows;

- Sales Tax of five export oriented sectors namely textile, leather, sports goods, surgical goods and carpets has been made part of zero rated tax regime from July 1, 2016.

- Technology Up-gradation Fund (TUF) Scheme for the textile sector has been notified w.e.f July 1st, 2016.

- The facility of Duty free import of textile machinery is continued.

The mark-up rates on Export Refinance Facility, has been brought down to 3.0%.

- Long Term Finance Facility is continued at 5%. Ginning and Spinning have also been included.

- Enactment of Plant Breeder Right Bill.

(b) Textile exports has increased by 0.04% in 2016-17 compared to 2015-2016;

- July-January 2017-18 textile exports increased by 7.18% compared to July-January 2016-17.

Textile Exports in terms of Qty:

———————————————————————————————

Sr.	Sub-Sector	July-June 2016-17	July-June 2015-16	July-July 2014-15	July No. June 2013-14	June June 2012-13

———————————————————————————————

1	Cotton (MT) 92,53	24,976	49,550	94,074	114,794
2	Cotton Yarn 737,58 (MT)	455,345	447,903	642,052	663,354
3	Cotton Cloth 2,16	1,961	2,106	2,074	2,351
(Million SQM)					
4	Knitwear	113	112	104	116	9
(Million Doz)					
5	Bedwear 263,57 (MT)	353,108	326,574	324,551	316,417
6	Towel (MT) 170,11	182,873	184,479	172,156	171,323
7	Readymade	35	33	31	30	2
garments (Million Doz)					

———————————————————————————————

Detail of trade agreements with Turkey

10. *Sahibzada Tariq Ullah:

Will the Minister for Commerce and Textile be pleased to state the details of the trade agreements signed with Turkey during the last five years?

Minister for Commerce and Textile (Mr. Muhammad Pervaiz Malik): There are no trade agreements signed between Pakistan and Turkey during the last five years.

However, in order to promote bilateral trade, during the third High Level Strategic Council meeting in April 2015, Prime Ministers of the two countries announced to initiate Free Trade Agreement (FTA) talks between the two countries. So far 7 rounds of talks have been held. Once concluded it is estimated that Pakistan's exports to Turkey shall reach US$ 1 billion in one year.

Denial of Indian Visa to Zaireen

11. *Ms. Sabiha Nazir:

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state whether it is a fact that visas for intending Zaireen to Urs Mubarak of Hazrat Khawaja Nizamuddin Auliya in Delhi were denied by the Indian Government; if so, the steps taken by the Ministry to avoid such happenings in future?

Minister for Foreign Affairs (Khawaja Muhammad Asif): In line with the 1974 Protocol between Pakistan and India, Zaireen from Pakistan travel regularly to participate in the Urs of Hazrat Khawaja Nizamuddin Aulia (RA). This year also 192 of Pakistani Zaireen applied for visas to visit India from January 1-8, 2018. However, the Indian side refused Visas in violation of the 1974 protocol. Pakistan has registered a strong protest against this decision. The matter was also raised with the Indian, Government. Such measures undermine efforts aimed at improving the environment through people to people contacts that would help normalize relations between the two countries.

Diplomatic efforts for freedom of occupied Kashmir

12. *Ms. Khalida Mansoor:

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state whether diplomatic efforts have been made by the Government for the freedom of Occupied Kashmir from India since June, 2013?

Minister for Foreign Affairs (Khawaja Muhammad Asif): Government's efforts for resolution of Jammu & Kashmir Dispute

Pakistan extends its unflinching political, moral and diplomatic support to the just cause of the Kashmiri people and shall continue to do so. Pakistan strongly condemns the widespread human rights violations in Indian occupied Jammu & Kashmir (IOK) and raises it at all relevant international forums.

2. Pakistan, as well as the Kashmiris, reject the farcical elections in IOK, held under coercion and do not consider these as a substitute to the free and impartial plebiscite under the UN auspices. The UN Security Council resolutions 91 of 30 March 1951 and 122 of 24 January 1957 reject elections or any other method as a substitute to a free and fair plebiscite conducted under the UN auspices for the final disposition of the State of Jammu & Kashmir.

Kashmir at International Forums

3. Pakistan has always utilized the forum of United Nations for highlighting Kashmir dispute. During his statements at the United Nations General Assembly in the last five year's, the Prime Minister of Pakistan presented a strong case at the UN General Assembly sessions highlighting the Kashmir dispute.

4. During annual sessions of the United Nations General Assembly the Prime Minister of Pakistan highlighted grave human rights violations being perpetrated by the Indian occupation forces in the Indian occupied Jammu and Kashmir. The Prime Minister also highlighted the Jammu and Kashmir dispute in all his

bilateral meetings in New York. Earlier a dossier on grave human rights violations in IoK was handed over to the UN Security General.

5. Human Rights Council Sessions are held thrice a year in Geneva. Pakistan has been availing the Council platform to highlight India's continued denial of the right to self-determination to the Kashmiri people, as well as, other gross human rights violations being committed by the Indian occupying forces in the occupied Jammu & Kashmir.

Kashmir at the OIC

6. Pakistan also raises the Kashmir dispute at the OIC forum on every available opportunity. The OIC supports the right of the people of Jammu and Kashmir to self-determination, as enshrined in the UN Security Council Resolutions. The OIC routinely reiterates its strong support for the Kashmir cause.

Joint Communique of 13th OIC Summit

7. 13th OIC Summit held in Istanbul 14-15 April, 2016 adopted a landmark joint communiqué on Jammu and Kashmir dispute (paras 21-26). It emphasized the need of implementation of UN Security Council resolutions, affirmed that Kashmir is the core dispute between India and Pakistan and expressed concern at gross human rights violations in IOK. It called upon India and the international community to implement UN Security Council resolutions and recognizes the legitimacyof Kashmir struggle and differentiates it from terrorism.

44th OIC Council of Foreign Ministers

8. On July, 2017 during the 44th session of the Council of Foreign Ministers held at Abidjan, Cote D Ivoire, the OIC adopted two resolutions on political affairs related to Kashmir.

OIC Contact Group on Jammu and Kashmir

9. The OIC Contact Group on Jammu and Kashmir comprising of Pakistan, Turkey, Saudi Arabia, Niger and Azerbaijan holds its meetings regularly. The recent meeting of the Contact Group on Jammu and Kashmir was held on the sidelines of the 72nd UNGAsession in New York in September 2017. The contact Group reiterated OIC's continued support to the people of Indian occupied Jammu and Kashmir (IoK) in their just struggle for realization of their right to self determination in accordance with the UN Security Council resolutions.

Visit of OIC Secretary General to Pakistan

10. The OIC Secretary General Dr. Yousef Ahmed Al-Othaimeen made his first visit to Pakistan in April, 2017. During the visit the secretary

General called on the President and the Prime Minister of Pakistan, Advisor to the Prime Minister on Foreign Affairs and Special Assistant to the Prime Minister on Foreign Affairs. He noted that the Jammu & Kashmir dispute was high on the OIC agenda, and regretted that the Indian government had not responded to the OIC request to facilitate the visit of OIC Special Representative on Jammu & Kashmir to the IoK.

Visit of IPHRC delegation

11. A high-ranking 9-member delegation of Independent Permanent Human Rights Commission (IPHRC) of OIC visited

Pakistan and AJK in March 2017 to gain knowledge of the Indian brutalities in IoK. The delegation will present its report to the OIC.

Visit of former Prime Minister of Norway

12. On the invitation of President AJK, former Prime Minister of Norway, Mr. Kjell Bondevik visited Pakistan and AJK in March 2017 to gain firsthand knowledge of the Jammu & Kashmir dispute and the Indian brutalities in IoK. Mr. Bondevik noted that Jammu & Kashmir is a long-standing conflict and needed a political solution, taking into account the UN Security Council resolutions, and the will of the Kashmiri people.

Kashmir Black Day and Solidarity Day

13. Kashmir Black Day is observed every year on 27 October by people of IoK, Pakistan and our Missions abroad to condemn the illegal Indian landing in 1947 in Srinagar and to illegally occupy the State of Jammu & Kashmir. Similarly, each year, Kashmir Solidarity Day is also observed on 5 February in Pakistan and by our Missions abroad to express solidarity and Pakistan's moral, diplomatic and political support to the people of Jammu and Kashmir.

Appointment of New Interlocutor by NDA Dineshwar Sharma

14. Sharma a former Intelligence Bureau Chief has been appointed by the Indian Government (National Democratic Alliance) as its interlocutor for Jammu & Kashmir declaring that the retired officer would have "complete freedom" to talk to all groups and individuals including Kashmiri freedom fighters. This political move effectively sidelines the APHC and minimizes its role in the political arena. It is noteworthy here that APHC supports the idea that no plausible outcome on Kashmir is possible without inclusion of Pakistan in dialogue. In this

connection the Ministry also instructed our Missions abroad to highlight the political ploy by the Modi government.

Letters written by the Foreign Secretary and Foreign Minister

15. In the wake of grim human rights situation in IoK, the Foreign Minister wrote letters to UN Secretary General, President of UN Security Council, OIC Secretary General in Jeddah and UN High Commissioner for Human Rights in Geneva, inviting their attention towards the atrocious Indian barbarities in IoK. The Foreign Secretary also wrote letters to the High Commissioner for Human Rights in Geneva. They urged them to play their role in ending bloodshed in IoK, and for the resolution of Jammu & Kashmir dispute in accordance with UN Security Council resolutions. Similarly, the Foreign Minister also wrote letters to the UN Secretary General and High Commissioner for Human Rights regarding the ill treatment of Kashmiri leaders.

Increase in export of Sea food

13. *Sheikh Salahuddin:

Will the Minister for Commerce and Textile be pleased to state the steps being taken by the Government to increase the export of sea food to European countries?

Minister for Commerce and Textile (Mr. Muhammad Pervaiz Malik): At present, seafood is being exported to European Union member states. Earlier, EU had delisted all the companies exporting fish from Pakistan in 2007. It was primarily done on the account of failure to meet EU's Sanitary and Phytosanitary (SPS) measures. Thus, there was no export of Sea Food to EU during 2007-2013. As a result of the efforts of the Government of Pakistan i.e, Ministry of Commerce and Marine Fisheries Department (MFD), EU lifted the ban in June 2013. Two exporting

establishments are now being allowed to export to EU member states.

The matter was taken up by Pakistani side during the 8th Session of Pakistan-EU Sub-Group on Trade meeting held on 9th October, 2017 in Brussels. The EU side has temporarily allowed two fisheries establishments to start exporting to EU after the assurances given by Ministry of National Food Security & Research to European Commission to comply with EU's SPS measures. However, the EU side has linked possibility of relisting the remaining

establishments for exports to EU with the on-ground visit and authentication of its SPS inspectors. EU cited that security concerns were main obstacle to visit of the inspectors

Number of Pakistanis in Qatar

15. *Ms. Parveen Masood Bhatti:

Will the Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development be pleased to state the total number of Pakistanis residing in Qatar for employment at present?

Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development (Pir Syed Saddaruddin Shah Rashidi): Around 130,000 Pakistanis are currently residing/working in Qatar.

Negative statement by U.S President

16. *Mr. Abdul Qahar Khan Wadan:

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state whether the President of the United States of America has given a negative statement against Pakistan; if so, the strategy of Pakistan and steps taken in this regard?

Minsiter for Foreign Affairs (Khawahja Muhammad Asif): The US President used very negative language against Pakistan in his tweet of 1 January 2018. Immediatelyafter the tweet, our leadership took exception to the negative tweet. The Prime Minister convened an emergency meeting of the National Security Committee on 2 January, 2018 to review the security situation in the region. The NSC decided that despite negative tweet of President Trump, Pakistan's reaction would be measured, as Pakistan believes that a functioning relationship with the US based on mutual respect and trust is in the interest of the region.

2. National Security Committee of the Parliament also met on 4th January 2018 and reviewed the situation. The Foreign Minister briefed the members and took them into confidence. The Committee remains seized of the evolving situation.

3. During the recent high level engagements with the US including visit of Acting Assistant Secretary of State Alice G. Wells in January 2018 and the visit of US National Security Council Senior Director Ms. Lisa Curtis on 26, February 2018, the Foreign Secretary forcefully raised the issue of President Trump's tweet. The US side was informed that the negative language used by the US leadership was unacceptable to the Government and people of Pakistan. The unwarranted allegations by the US President belie the cooperative history of the relationship which served mutual interests in the region.

4. It has also been communicated to the US that Pakistan has fought war against terrorism primarily out of it own resources and at a great cost to its economy. The huge sacrifices made by Pakistan including loss of thousands of Pakistani civilians and security personnel could not be trivialized behind an imagined monetary value.

5. Despite unwarranted allegations, Pakistan remains committed to the stabilityof region and supports all efforts towards anAfghan-led and Afghan- owned peace process.

6. People of Pakistan are prepared to defend their honor, sovereignty and territorial integrity of our beloved homeland.

Number of Pakistani labourers in Afghanistan

17. *Ms. Nighat Parveen Mir:

Will the Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development be pleased to state:

(a) the total number of Pakistani labourers working in Afghanistan at present; and

(b) the steps taken by the Government for their welfare since June, 2013?

Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development (Pir Syed Saddaruddin Shah Rashidi): (a) According to the emigration statistics of Bureau of Emigration and Overseas Employment, only 33 Pakistanis proceeded to Afghanistan for the purpose of employment during the last five years (2013-17) after registration.

(b) Welfare facilities/ incentives to overseas Pakistanis are not country specific. Overseas Pakistanis Foundation (OPF) a department of this Ministry has following welfare schemes for the benefit of the overseas Pakistanis working abroad and their dependents living in Pakistan:

- Education facilities
- Housing schemes

- Financial Aid program
- Foreign Exchange Remittance Card
- One Window Facilitation Desks at International Airports in Pakistan
- Complaint Cell
- Eye Hospitals at Mirpur D.G Khan
- Free Eye Camps
- Free Transportation of dead bodies
- OPF-NADRA Swift Centre

Violation of LoC

18. *Syed Waseem Hussain:

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) whether the violations on the line of control are rapidly increasing and innocent Pakistani citizens are being targeted on daily basis from the Indian side;

(b) whether the Foreign Office only records its protest through a letter of protest in response thereof; and

(c) the steps being taken by the Ministry in order to stop the said violations?

Minister for Foreign Affairs (Khawaja Muhammad Asif): (a) & (b) The situation on the Line of Control and Working Boundary is rapidly deteriorating since 2017. Heavy weapons, including

Mortars, are frequently being used by the Indian forces, on the civilian population on the Pakistani side of the LoC and the Working Boundary, resulting in a number of casualties and damage to properties. These are violations of the 2003 Ceasefire Arrangement.

2. Since the beginning of 2018, the Indian occupation forces carried out more than 400 ceasefire violations along the Line of Control and the Working Boundary, resulting in the shahadat of 18 innocent Pakistani civilians and injuries to 68 to date. This unprecedented escalation in ceasefire violations by India a continuation of the trend from 2017 when the Indian forces committed 1970 ceasefire violations resulting in the shahadat of 54 innocent Pakistani civilians and injuries to 174 others, as compared to 382 ceasefire violations in 2016.

3. This escalation at the LoC and the Working Boundary is an attempt to divert the attention of the international community from Indian atrocities in IoK.

4. Pakistan maintains that the role of the United Nations Military Observer Group in India and Pakistan (UNMOGIP) which has the mandate to monitor the ceasefire violations at the LoC and Working Boundary, in accordance with the UN Security Council resolutions, is crucial to ensure peace and tranquility at the LoC. Pakistan has always extended full cooperation to the UNMOGIP.

(c) 5. This Ministry has taken the following steps to highlight the gravity of the situation:

(a) The Foreign Office regularly lodges demarches with the Indian High Commission over Indian Ceasefire violations and resultant shahadats.

(b) Our Missions around the world also highlight the deteriorating situation on the LoC and the Working Boundary which is a threat to regional peace in their respective capitals.

(c) The issue is also forcefully highlighted at the multilateral fora, such as the United Nations and the Human Rights Council.

(d) In January 2018, Ambassadors/Heads of Mission of resident Missions in Islamabad were briefed by the Foreign Minister, Foreign Secretary, Chief of General Staff (CGS), DGMO and Director General Military Intelligence DG (MI) in the Ministry of Foreign Affairs on the unprecedented escalation of Indian ceasefire violations at the LoC and the Working Boundary and its implications for regional stability.

(e) Similarly, in 2017, the Foreign Secretary, along with the DGMO, briefed the Heads of Missions of the Permanent Members of the United Nations Security Council (P5) on ceasefire violations.

(f) The Foreign Minister addressed a letter to the Indian External Affairs Minister, expressing grave concerns that the loss of innocent civilian'lives due to Indian Ceasefire Violations. He urged the Indian Minister to take measures to put an end to these unprovoked ceasefire violations, however, the response from India was not positive.

(g) Foreign dignitaries are regularly briefed on these violations.

(h) We have been demanding restraint from India as this escalation damages to peace in the region.

Number of drone attacks on Madaris

19. *Sahibzada Tariq Ullah:

Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) the total number of drone attacks made on Madaris in the Federally Administered Tribal Areas during the last five years till date; and

(b) the details of losses suffered due to the said attacks?

Minister for States and Frontier Regions (Lt. Gen (Retd) Abdul Qadir Baloch): (a) No drone attack has been reported on Madaris in the FATA during the last 5 years.

(b) In view of the aforementioned, the reply may be treated as NIL.

Placing of Pakistan in Grey List

20. *Ms. Tahira Aurangzeb:

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state whether it is a fact that Pakistan is being included in the Grey List by the International Community; if so, the steps being taken by the Government to save Pakistan from inclusion in the said Grey List?

Transferred to Finance Division for answer on next Rota Day.

Improvement in Balance of trade with Various Countries

21. *Dr. Shizra Mansab Ali Khan Kharral:

Will the Minister for Commerce and Textile be pleased to state:

(a) the present position/status of balance of trade of Pakistan with various countries; and

(b) the steps taken/being taken by the Government to improve the said balance of trade?

Minister for Commerce and Textile (Mr. Muhammad Pervaiz Malik):

(a) The balance of trade of Pakistan is attached as Annex-I.

(b) Ministryof Commerce has undertaken various initiatives in order to improve balance of trade which inter-alia include;

i. Improving export, competitiveness through various measures announced under the Strategic Trade Policy Framework (STPF).

ii. Securingunilateral/bilateralandmultilateralconcessionswitht hemajor trading partner through trade diplomacy

iii. Trade promotion through exhibitions and delegations

i. Initiatives in STPF

The initiatives announced in the STPF 2015-18 focused on:

(a) Product sophistication and diversification of product base

(b) Enhancing share-in existing markets and exploringnew markets

(c) Institutional development

(d) Trade, Facilitation measures

ii. Securing concessions with trading partners

Ministry of Commerce has initiated Free Trade Agreements (FTA) with Thailand and Tunisia; a Bilateral Tarde Agreement with Nigeria. The feasibility study for PTA with South Korea has been completed and shared with South Korean side. Ministry is also in the process of reviewing FTAs / PTAs with China, Malaysia, and

Indonesia to make them more effective and favorable for Pakistani industry. Indonesia has agreed unilaterally grant market access to Pakistan on 20 priority tariff lines. Furthermore, 2nd phase of China-Pakistan Free Trade Agreement (CPFTA) is under negotiations as well. The new concessions under CPFTA would provide boost to Pakistani exports.

iii. Trade promotion

In order to showcase domestic products in the international market, Trade Development Authorit of Pakistan (TDAP) regularly participates in major fairs and exhibitions across the world. In-coming and outgoing Trade delegations are also organized for business match making.

o TDAP organized around 146 International Exhibitions abroad during the year 2016-17, where Pakistani exporters displayed their products to the foreign buyers.

o In 2016-2017, TDAP around 81 trade delegations, overseas, where exporters met with their counterparts with a view to meet their sourcing/import requirements.

(Annexure has been placed in the National Assembly Library)

Decrease in export of Pakistani Products

23. *Sheikh Salahuddin:

Will the Minister for Commerce and Textile be pleased to state whether it is a fact that exports of Pakistani products have decreased in the international markets; if so, reasons thereof?

Minister for Commerce and Textile (Mr. Muhammad Pervaiz Malik): The exports of Pakistan, which had been decreasing for the last three years are now on recovery path. The exports have

registered double digit growth during the first half of the financial year 2018. During the last 7 months export have increased by 11.11% compared with the corresponding period of last year. The Government has taken following measures to facilitate the exporters to enhance their exports:

i. Prime Minister of Pakistan has announced the export package of PKR 180 billion which is applicable for nearly 18 months for the period from 16th January, 2017 to 30th June, 2018. Out of the total annual allocation of Rs. 120 billion, an amount of PKR 107.5 billion has been allocated to textiles sector (PKR 87.5 billion for Draw Backs and PKR 20 billion for withdrawal of duties/taxes on import of cotton and machinery), whereas an amount of PKR 12.5 billion is the annual allocation for draw backs on export of non-textiles (other value added sectors).

ii. 2% additional incentives is being provided for exports to non- traditional markets i.e. Africa, Latin America, non-EU European countries, Common-wealth of Independent States and Oceania.

iii. Under Strategic Trade Policy Framework (STPF) 2015-18, a total of Rs. 6 billion is allocated for current year to be spent on the development of the export sector. The initiatives, inter-alia, include:

a. Technology Up-gradation: An incentive for technology up-gradation in the shape of investment support of 20% and mark-up support of 50% upto a maximum of Rs. 1 (one) million per annum per company for import of new plant and machinery.

b. Product Development: Matching grant upto a maximum of Rs. 5 (five) million for specified plant and machinery or specified items to improve product design and encourage innovation in SMEs and export sectors of leather, pharmaceuticals and fisheries.

c. Branding & Certification Development Support: Matching grant to facilitate the branding and certification for faster growth of the SME and export sector in Pakistan's economy through Intellectual Property Registration (including trade and service marks), Certification and Accreditation.

d. Draw-back of local taxes and levies (DLTL): DLTL is being given to exporters on free on board (FOB) values of their enhanced exports if increased by 10% and beyond (over last year's exports) at the rate of 4% on the increased exports.

iv. Short-term export enhancement measures: Under short-term export enhancement measures, the four product categories i.e. Basmati rice, horticulture, meat and meat products, and jewellery, are being focused with the parallel focus on the following markets:(i) Iran, (ii)Afghanistan, (iii) China, and (iv) European Union.

v. Under Textile Policy 2014-2019, Rs. 6 billion was allocated in the fiscal year FY2016-17 to facilitate exporters.

vi. In order to counter the import surge through unfair trade and strengthen trade defence mechanisms, National Tariff Commission Act has been revamped and approved by the Parliament in 2015.

vii. In order to promote exports to new markets, Trade Development Authority of Pakistan is undertaking various export promotional activities through trade exhibitions and delegations.

viii. The EXIM Bank of Pakistan Head Office has been established in SBP Building, Lahore. Appointment of regular CEO and Company Secretary is under process.

ix. The 9th Round of 2nd Phase of China-Pakistan Free Trade Agreement (CPFTA) was held on February 6th-7th, 2018 in Beijing, China. Both sides discussed the Tariff Reduction Modality for the 2nd Phase and considerable progress has been achieved in developing a consensus. Chinese side has agreed to favorably consider restoring the eroded Margin of Preference on Pakistan's priority export items immediately upon entry into the 2nd phase.

x. The Commerce Division has launched "Look Africa Plan" for increase in Pakistan exports to African countries.

xi. Commerce Division has signed an agreement with Indonesia to reduce tariff to zero on 20 tariff lines of Pakistan's prime export goods which are mangoes, broken rice, tobacco, yarn, fabric, denim, garments, towels and bed linen. These 20 tariff lines account for around 25% of Pakistan's global exports. Indonesia's global imports in these tariff lines are around US$ 600 million. This is a sizeable market access considering high tariffs of Indonesia on number of these tariff lines. Indonesia has also relaxed its import restrictions on "kinnow", allowing import from two to now four months to accommodate Pakistan's exporters. Besides this, mango has also been granted market access at zero % duty for the entire season. This is the first time Indonesia has opened the import of mango for any country.

xii. TDAP participates in about 110 International Exhibitions in different regions of the world and also organizes international events like Expo, Texpo, Wexnet, and Seminars, etc in Pakistan. Besides exhibitions, visits of trade delegations from and to Pakistan are also managed by TDAP to enhance trade/exports.

Detail of activities national hockey team

26. *Ms. Musarat Rafique Mahesar:

Will the Minister for Inter-Provincial Coordination be pleased to state:

(a) the total number of tournaments / matches played by the Pakistan Hockey Team during the last five years alongwith the venue of tournaments/matches and the number of matches won and lost out of the same;

(b) the year-wise expenditure incurred on said tournaments / matches during the said period; and

(c) the year-wise remuneration package given to each player for playing said tournaments / matches during the said period?

MinisterforInter-Provincial Coordination(Mr. Riaz Hussain Pirzada):

(a) The total number of tournaments/matches played by the Pakistan Hockey Team duringthe last five yearsalongwith the venue of tournament/matchesand the number of matches won and lost are as under:-

2013

a. 22nd Sultan Azlan Shah Cup from 9th to 17th March 2013 at Ipoh, Malaysia and Pakistan Hockey team got 6th position.

b. World Hockey League from 29th June to 07th July 2013 at Johor/ Malaysia and Pakistan Hockey team got 7th position.

c. 9th Men's Asia Cup from 24th August to 1st September 2013 at Ipoh/Malaysia and Pakistan Hockey team got 3rd position.

d. International Super Series 9's from 17th to 20th October 2013 at Perth/Australia and Pakistan Hockey team got 4th position.

e. Test Series from 21st to 24th October 2013 Against Australia at Australia‘A’/Argentina.

f. 3rd Men’s Asian Champions Trophy from 2nd to 10th November 2013 at Kakamigahara/Japan and Pakistan Hockey team won Gold Medal.

2014

a. 17th Asian Games from 19th September to 4th October 2014 at Incheon-Korea and Pakistan Hockey team won Silver Medal

b. Hero Hockey Champions Trophy from 6th to 14th December 2014 at Bhubaneswar India and Pakistan Hockey team won Silver Medal.

2015

a. 4-Nation Hockey Tournament from 30th April to 12th May 2015 at Australia.

b. Test Series against Korea from 15th to 25th May 2015 at Korea.

World Hockey League Semi Final from 16th June to 5th July 2015 at Antwerp/Belgium and Pakistan Hockeyteam got 8th position.

2016

a. 12th South Asian Games from 7th to 14th February 2016 at Guwahati/lndia and Pakistan Hockeyteam won Gold Medal.

b. 25th Sultan Azlan Shah Cup from 6th to 16th April 2016 at Ipoh/ Malaysia and Pakistan Hockey team got 5th position.

c. 4th Men's Asian Champions Trophy from 20th to 30th October 2016 at Kuantan/Malaysia and Pakistan Hockey team won Silver Medal.

2017

a. New Zealand Tour from 17th to 22nd March 2017 at Wellington, New Zealand.

b. Australia Tour from 28th Marchto 1stApril 2017 at Darwin,Australia and Pakistan Hockeyteam got 4th position

c. World Hockey League Semi Final from 15th to 25th June 2017 at London and Pakistan Hockey team got 7th position.

d. 10th Men's Asia Cup from 11th to 22nd October 2017 at Dhaka and Pakistan Hockey team won Bronze Medal.

e. 4-Nation Hockey Tournament from 8th to 12th November 2017 at Australia and Pakistan Hockey team got 4th position.

(b) Theyear-wiseexpendituresincurredonthesaidtournaments/matches

during the said period are as under:-

———————————————————————————

S. No Year 2013 Tournament Expenditure

———————————————————————————

(a) 22nd Sultan Azlan Shah 11,175,863 Cup from 9th to 17th March 2013 at Ipoh, Malaysia.

———————————————————————————————

S. No Year 2013 Tournament Expenditure

———————————————————————————————

(b) World Hockey League from 29 June to 07 July 2013 at Johor/Malaysia 22,000,200

(c) 9th Men's Asia Cup from 24th August to 1st September 2013 at Ipoh/Malaysia. 17,071,372

(d) International Super Series 9's from 17th to 20th October 2013 at Perth/Australia. 14,810,926

(e) 3rd Men's Asian Champions Trophy from 2nd to 10th November 2013 at Kakamigahara Japan 24,355,897

———————————————————————————————

Total:89,414,257

———————————————————————————————

S. No Year 2014 Tournament Expenditure

———————————————————————————————

(a) 17th Asian Games from 19th September to 4th October 2014 at Incheon Korea. 21,961,389

(b) Hero Hockey Champions

Trophy from 6th to 14th December 2014 at Bhubaneswar India. 16,889,380

———————————————————————————————

Total:38,850,769

———————————————————————————————

S. No Year 2015 Tournament Expenditure

———————————————————————————————

(a) 4-Nation Hockey 15,210,774 Tournament from 30thApril

to 12th May 2015 at Australia

———————————————————————————————

S. No Year 2015 Tournament Expenditure

———————————————————————————————

(b) Test Series against Korea from 15th to 25th May 2015 at Korea 4,247,760

(c) World Hockey League Semi Final from 16th June to

5th July 2015 atAntwerp/Belgium. 20,539,676

———————————————————————————————

Total:39,998,210

———————————————————————————————

S. No Year 2016 Tournament Expenditure

———————————————————————————————

(a) 12th South Asian Games from 7th to 14th February 2016 at Guwahati/India. 5,306,669

(b) 25th SultanAzlan Shah Cup from 6th to 16th April 2016 at Ipoh/Malaysia. 14,705,042

(c) 4th Men'sAsian Champions Trophy from 20th to 30th October 2016 at Kuantan/Malaysia. 15,693,365

————————————————————————————

Total:35,705,076

————————————————————————————

S.No Year 2017 Tournament Expenditure

————————————————————————————

(a) Test Series New Zealand & 4-Nation Australia from 13th March to 2nd April 2017 25,511,021

(b) World Hockey League Semi Final from 15th to 25th June 2017 at London 27,238,349

(c) 10th Men's Asia Cup from 11th to 22nd October 2017 at Dhaka. 18,822,846

————————————————————————————

S. No Year 2017 Tournament Expenditure

————————————————————————————

(d) 4-Nation Hockey 8,976,852 Tournament from 8th to 12th

November 2017 at Australia.

————————————————————————————

Total:80,549,067

————————————————————————————

(c) The year wise detail of remuneration paid to each player is as under:

———————————————————————————————

S. No Year 2013 Per player Package

———————————————————————————————

(a) 22nd Sultan Azlan Shah Cup from 9th to 17th March 2013 at Ipoh, Malaysia. 228,850

(b) World Hockey League from 29th June to 07th July 2013 at Johor/Malaysia. 271,350

(c) 9th Men's Asia Cup from

24th August to 1st September 2013 at Ipoh/Malaysia. 263,925

(d) International Super Series 9's from 17th to

20th October 2013 at Perth/Australia. 224,910

(e) 3rd Men's Asian

Champions Trophyfrom 2nd to 10th November 2013 at Kakamigahara Japan 257,040

———————————————————————————————

Total:1,246,075

———————————————————————————————

S. No Year 2014 Per player Package

———————————————————————————————

(a) 17th Asian Games from 345,000 19th September to 4th October

2014 at Incheon Korea.

————————————————————————————

S. No Year 2014 Per player Package

————————————————————————————

(b) Hero Hockey Champions Trophy 210,000 from 6th to 14th December 2014 at Bhubaneswar India.

————————————————————————————

Total:555,000

————————————————————————————

S. No Year 2015 Per player Package

————————————————————————————

(a) 4-Nation Hockey Tournament from 30th April to 12th May 2015 at Australia 210,000

(b) Test Series against Korea from 15th to 25th May 2015 at Korea 165,000

(c) World Hockey League

Semi Final from 16th June to 5th July 2015 atAntwerp/Belgium. 299,000

————————————————————————————

Total:674,000

———————————————————————————————

S. No Year 2016 Per player Package

———————————————————————————————

(a) 12th South Asian Games from 7th to 14th February 2016 at Guwahati/India. 80,000

(b) 25th Sultan Azlan Shah Cup from 6th to 16th April 2016 at Ipoh/Malaysia. 240,000

(c) 4th Men'sAsian Champions Trophy from 20th to 30th October 2016 at Kuantan/Malaysia. 225,000

———————————————————————————————

Total:545,000

———————————————————————————————

S. No Year 2017 Package Per player

———————————————————————————————

(a) Test Series New Zealand & 4-Nation Australia from 13th March to 2nd April 2017 315,000

(b) World Hockey League Semi Final from 15th to 25th June 2017 at London 435,000

(c) 10th Men's Asia Cup

from 11th to 22nd October 2017 at Dhaka. 240,000

(d) 4-Nation Hockey Tournament from

8th to 12th November 2017 at Australia. 120,000

———————————————————————————————

Total:1,110,000

———————————————————————————————

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Detail of Free Trade Agreement with China

1. Mr. Siraj Muhammad Khan:

Will the Minister for Commerce and Textile be pleased to state the details of the amended Free Trade Agreement with China?

Minister for Commerce and Textile (Mr. Muhammad Pervaiz Malik): The China-Pakistan Free Trade Agreement (CPFTA) was signed in November, 2006 and became operational from July, 2007. The liberalization under the FTA was envisaged in two phases-the first phase was completed in 2012 and the negotiations on second phase are still ongoing. So far no amendments have been made in the CPFTA.

Mr. Deputy Speaker: Leave applications.

LEVE OF ABSENCE

Mr. Deputy Speaker: Dr. Muhammad Azhar Khan Jadoon has requested for the grant of leave for 1st March, 2018, due to personal reasons. Is leave granted?
(The leave was granted).

Mr. Deputy Speaker: Sheikh Rashid Ahmed has requested for the grant of leave from 12th to 16th March, 2018. Is leave granted?

(The leave was granted).

Mr. Deputy Speaker: Malik Abdul Ghaffar Dogar has requested for the grant of leave from 12th to 20th February, 2018. Is leave granted?
(The leave was granted).

Mr. Deputy Speaker: Rao Muhammad Ajmal Khan has requested for the grant of leave for 1st and 2nd March, 2018 due to personal reasons. Is leave granted?
(The leave was granted).

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شفقت محمود صاحب۔

POINT OF ORDER

جناب شفقت محمود : شکریہ۔ جناب ڈپٹی سپیکر ! میں آپ کے توسط سے اس ایوان کی توجہ ایک اہم معاملے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ آج کے اخبارات میں ایک خبر شائع ہوئی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر : اس کو بعد میں کر لیں، میں ایک Calling Attention لے لوں، منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب شفقت محمود : میں بس ختم کرتا ہوں۔ بہت اہم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : سب کو دینا پڑتا ہے۔ آپ کو پتا بھی ہے۔ مختصر بات کریں۔

جناب شفقت محمود : میں مختصر ہی کروں گا۔ میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ آج کے اخبارات میں یہ خبر آئی ہے کہ پرائم منسٹر کے ایک منسٹر آف سٹیٹ ہیں تو ان کو واشنگٹن میں سفیر لگا دیا گیا ہے۔ جناب ڈپٹی سپیکر ! آپ کو بھی معلوم ہے اور سارے ہاؤس کو معلوم ہے اور مجھے اس پر بہت زیادہ elaborate کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ پاکستان کا اور امریکہ کا جو relationship ہے تو وہ ایک نہایت اہم relationship ہے اور آج کل اس relationship میں بہت سارے مسائل بھی کھڑے ہوئے ہیں

اور بہت ساری چیزیں کہی جا رہی ہیں اور کچھ جواب میں کہی جا رہی ہیں اور بڑا سلسلہ چل رہا ہے۔ اب ایسی صورتحال میں جب ہم ایک نئ relationship کی طرف بڑھ رہے ہیں یا ہم پرانے relationship کو repair کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو ایسی صورتحال میں بظاہر، پتا نہیں یہ ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے، لیکن بظاہر ایک ایسے نوجوان کو، شاید بڑے پڑھے لکھے ہوں گے،اچھے ہوں گے، مجھے ان کی ذاتیات پر کوئی غرض نہیں ہے۔ لیکن اتنا اہم relationship اور اتنا critical time تو اس وقت ایک ایسے شخص کو وہاں پر بھیجنا جس کا diplomacy کا کوئی تجربہ نہیں ہے اور جس کا ان چیزوں کا کوئی background نہیں ہے اور جس کو شاید سارے معاملات کا ادراک بھی نہ ہو اور ہمیں وہاں پر بہت experienced بندہ چاہیے۔تو ایسے حالات میں اس کو وہاں پر لگا دینا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر : شفقت محمود صاحب آپ کا point آگیا ہے۔جی محمود خان اچکزئی صاحب to move Item No. 3، جی کریں گے آپ تشریف رکھیں۔ مولانا صاحب Calling Attention کے بعد آپ کر لیں۔

CALLING ATTENTION NOTICE REG: NEGLIGENCE AND EFFICIENCY OF PAKISTAN EMBASSY IN SAUDI ARABIA RESULTING INTO LANGUISHING OF THOUSANDS OF PAKISTANIS IN PRISONS AND EXECUTIONS OF DOZENS OF THEM OVER THERE FOR FIVE YEARS

جناب محمود خان اچکزئی : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔

I invite attention of the Minister for Foreign Affairs to a matter of urgent public importance regarding negligence and inefficiency of Pakistan Embassy in Saudi Arabia resulting into languishing of thousands of Pakistanis in prisons and executions of dozens of them over there for five years, causing grave concern amongst the public.

Mr. Deputy Speaker: Khawaja Muhammad Asif Sahib, Foreign Minister to make a brief statement.

خواجہ محمد آصف : شکریہ۔جناب ڈپٹی سپیکر ! میں نے ابھی ایک سوال کے جواب میں بھی عرض کیا تھا کہ ہماری overseas population سب سے زیادہ سعودی عرب میں ہے اور تقریباً چھبیس، ستائیس لاکھ پاکستانی وہاں پر مقیم ہیں اور اسی حساب سے ہمارے شہری قیدی اس لحاظ سے تعداد بھی زیادہ ہے۔ اس میں بہت سی تعداد بلکہ majority جو ہے وہ visa expiry کی وجہ سے یا over stay کی وجہ سے وہاں پر ہیں یا وہاں پر ویسے ہی عمرے پر گئے اور وہاں پر رہ گئے، تو اس قسم کے offences پر ہیں۔ بہت کم تعداد جو ہے وہ drug میں یا کسی اور criminal offences کے سلسلے میں ہیں اورکچھ civil offences کے سلسلے میں ہیں کہ پیسوں کا لین دین ہے یا کسی کا اپنے employers کے ساتھ جھگڑا ہے یا پیسوں کا ہے۔ تو ہماری وہاں پر community welfare officers کی تعداد خاطرخواہ نہیں ہے اور ہماری آباد ی کے حساب سے کم ہے۔ میں نے یہ معاملہ personally take up کیاہوا ہے کہ وہاں پر ہمارے community welfare officers کی تعداد دو گنانہیں، تین گنا نہیں چار گناہ بڑھا دی جائے تا کہ ان لوگوں کو proper، جس طرح میرے بھائی محمود خان اچکزئی نے کہا ہے۔ میں ان کے ساتھ اختلاف نہیں کر رہا، وہاں پر ہمارے لوگوں کو شکایات بھی ہیں اور ہمارے لوگوں کو مدد کی ضرورت بھی پڑتی ہے اور وہاں پر کثیر تعداد میں لوگوں کی problems ہیں، ریاض میں بھی، الخبر میں بھی، جدہ میں بھی اور دوسری جگہوں پر بھی ہیں۔ تو ہماری وہاں پر جو capacity ہے تو وہ اتنی نہیں ہے کہ وہ اتنی بڑی آبادی کو deal کر سکیں۔ وہاں پر ہماری embassy کو اور consulate کو ہزاروں لوگ روزانہ visit کرتے ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ relevant ministries اپنے بندے وہاں پر بھجوائیں۔ Community Welfare Officers ہماری منسٹری نے نہیں بھجوانا ہوتا وہ دوسری منسٹری بھجواتی ہے۔ ہم وہاں پر devise کر رہے ہیں کہ وہاں پر ہماری capacity اتنی ہو جائے کہ ہماری جو community کی ضروریات ہیں تو وہ پوری ہو سکیں۔

ایک ماہ پہلےOIC کے Foreign Ministers کی کانفرس تھی تو وہا ں پر میں نے سعودی فارن منسٹر سے وہاں پر جو ہماریcommunity کے مسائل ہیں ان کو take up کیا اور اس میں وہ سارے مسائل تھے جو محمود خان اچکزئی صاحب نے فرمایا ہے۔ ہمارے وہاں پر جو visa fee ہے وہ بہت زیادہ بڑھ گئی ہے، پہلے لوگ عزیز، رشتہ دا ر چند سو ریال دے کر منگواتے تھے اور اب وہ ہزاروں میں چلی

گئی ہے۔ اسی طرح ہمارے وہاں پر visitors' visa fee بھی بہت بڑھ گئی ہے۔ تو یہ difficulties ہیں اور ہم نے ان کو سمجھایا ہے کہ اگر یہ لوگ یہاں پر نہیں رہیں گے اور یہ لوگ لاکھوں کی تعداد میں پاکستان چلے جائیں گے اور جو وہاں پر employed لوگوں کے فیملی ممبرز ہیں تو آپ کی economy پر اثر پڑے گا اور already اثر پڑا ہوا ہے۔ تو یہ ساری چیزیں under review ہیں اور میں سو فیصد اتفاق کرتا ہوں یہ جو Attention Notice Calling کے contents ہیں۔ لیکن میں ساتھ ہی ساتھ یہ یقین دیہانی کرانا چاہتا ہوں کہ we are aware of these facts and we are taking care of whatever lapses are there in Saudi Arabia. Thank you.

Mr. Deputy Speaker: Mahmood Khan Achakzai Sahib to ask one question.

جناب محمود خان اچکزئی : جناب ڈپٹی سپیکر ! آپ مجھے دو منٹ دیں گے کیونکہ یہ بڑا لمبا چوڑا complicated problem ہے۔ میں ہمارے دو Human Rights کا مشکور ہوں، ایک پاکستان کا Human Rights Watch ہے اور ایک Justice Project Pakistan ہے۔ انہوں نے تحقیقات کی ہیں اور انہوں نے یہ چیز اٹھائی ہے اور اس پر ہمارے وزراء صاحبان مشغول بھی ہیں اور ہم بھی خود ہیں۔ اس پر بین الاقوامی ریڈیو بولے ہیں اور BBC نے اس پر بہت لمبی چوڑی تقریر کی ہے۔ اس وقت اٹھائیس سو پاکستانی قید میں ہیں اور ان دو Human Rights Watches نے کہا ہے کہ ہم ان کے پاس گئے ہیں اور انہوں نے شکایت کی ہے کہ نا کوئی ہمارے پاس آیا ہے اور نہ ہی وکیل کا بندوبست ہے اور نہ ہی ہم سے کوئی پوچھتا ہے۔ 2014 سے لے کر اب تک پچیس پاکستانیوں کو پھانسی دی گئی ہے۔ ہمارا سعودی عرب سے ایک خصوصی تعلق ہے اور دنیا کے قانون میں یہ ہے اور پاکستان کے قانون میں بھی یہ ہے کہ اگر کوئی غریب قیدی وکیل نہیں رکھ سکتا تو سٹیٹ اس کو پیسے دیتی ہے کہ وکیل کر لو لیکن سعودی یہ نہیں کرتے۔ہمارے سفارتخانے پتہ نہیں کیا کر رہے ہیں اور پچیس سو ایک بریگیڈ کے برابر لوگ ہیں اور پچیس سو آدمی کسمپرسی کی حالت میں ہیں اور نہ ان سے کوئی پوچھتا ہے اور نہ ہی کوئی وکالت کی بات کرتا ہے۔ تحریک انصاف والی بی بی میرے پاس آئیں سعودی عرب میں ہمارے دس، پندرہ، سولہ لاکھ آدمی ہیں تو ان کی بہت خطرناک حالت ہے۔ اس پر میر ی تجویز یہ ہو گی کہ یہ ہاؤس اس پر debate کرے، دو گھنٹے، تین

گھنٹے debate کرے۔ اس سلسلے میں میری بالکل تجویز ہو گی جناب ڈپٹی سپیکر کہ آپ سعودی سفیر کو summon کریں اور ان کے معمولی اشارے پر ہم ایک divisionفوج فوراً بھیج دیتے ہیں۔ لیکن ہمارے غریب لوگ وہاں پر اس حالت میں ہوں تو میں درخواست کرتا ہوں کہ ہمارے ساتھی رہے ہیں اور سیاسی کارکن ہیں، بہت خطرناک problem ہے اور اس کو گہرائی سے اور بہت توجہ سے لینا چاہیے اور سعودی عرب سے request کرنی چاہیے۔ جناب والا ! میں آپ کے توسط سے اپنے کسٹم حکام کو request کرتا ہوں کہ ہم غریب لوگ ہیں اور مجبوری میں لوگ چرس وغیرہ لے جاتے ہیں اور یہاں پر ہمارے بدبخت کسٹم والے پیسہ لے کر ان کو چھوڑ دیتے ہیں اور ان کا سر قلم ہو جاتا ہے۔

خدا کے لیے check them hereیہاں لوگوں کی تلاشی لیاکرو،ان سے ہیروئن چرس لے لیا کرو۔غریب لوگ ہیں وہ کچھ لے جاتے ہیں کہ یہ ایک کلو پہنچادوں گا۔میری غربت ہے تو میری آبادی ہوجائے گی۔یہاں پر ہم پیسے دیکر ان کو بھیج دیتے ہیں اور وہاں پر ان کو پکڑلیاجاتاہے فوراً سر قلم، یہ توجہ طلب مسئلہ ہے۔اس پر i request you and the entire parliamentمیرے دوست وزیرخارجہ کواس پر توجہ دینی چاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی خواجہ محمد آصف صاحب۔

خواجہ محمد آصف: جناب والا! جو محمود خان اچکزئی صاحب نے جو lapses بتائے ہیں۔ میں اس کو بالکل contest نہیں کررہاہوں کہ ایمبیسی کی طرف سے یا ہمارے وہاں پر جو diplomatic staffہے یا دوسری منسٹری کا سٹاف ہے جو ان معاملات کو ڈیل کرتے ہیں۔ان کی طرف سے ضرور lapses ہوں گے سوفیصد میں نہیں کہہ سکتاہوں کہ service اس طرح ملنی چاہیے،اس طرح کی مل رہی ہے۔میں اس پر اتفاق کرتاہوں اور میں نے personally اس کو محسوس کیا ہواہے۔میرا دوسرے تیسرے مہینے سعودیہ عربیہ چکرلگ جاتاہے تو وہاں پر مجھے کمیونٹی ملتی ہے اور مجھے اس چیز کا ادراک ہے اور احساس بھی ہے کہ وہاں پر اس قسم کے مسئلے ہیں اور دوسری بات جو میں نے سوال کے جواب میں پہلے میں نے آپ کو کہاتھا کہ یہ مسئلہ ANF کا ہے۔لیکن میں خود بھی ذاتی طور پر ایک parliamentarian کے شہری کے اس بات کو feel کرتاہوں کہ جو یہاں سے drugs جاتی ہے اور وہاں پر جو لوگ پکڑے

جاتے ہیں اور وہاں پر سر قلم ہوجاتاہے وہ چاہے وہ عورتیں ہوں یا مرد ہوں یا بچے ہوں، یا بوڑھے ہوں۔وہ ہمیں یہاں پر روکناچاہیے۔یہاں سے drugsبغیر کسٹم حکام کے اور دوسرے جو حکام ہیں ANFوالے ایئرپورٹ پر ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ ایف آئی اے والے ایئرپورٹ پر ہوتے ہیں۔ان کی connivance سے ان کی مدد سے یا ان کی سرپرستی کے علاوہ یہاں سے drugs نہیں جاسکتی۔یہ اگر پوری vigilance کے ساتھ،اب دیکھیں میرے پاس دو ہفتے پہلے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم غریب لوگ تھے۔ہمیں عمرے کا لوگوں نے کہا کہ جی ہم آپ کو عمرہ کرواتے ہیں تو عمرہ کرنے میاں بیوی گئے ہیں وہاں پر تو انہوں نے کہا کہ وہاں پر ہمارا ایک عزیز ہے اور ان کا یہ سامان ہے یہ بھی اس کو دے دیجیے گا وہ آپ سے لے جائے گا۔وہ اب ایئرپورٹ پر پکڑے گئے ہیں وہ سامان کیاتھا وہ دو تین کلو ہیروئن تھی جس میں وہ پکڑے گئے ہیں۔اب وہ غریب لوگ ہیں۔عمرے کے لیے اللہ کے گھر حاضری دینے کے چکر میں جو لوگوں کی خواہش ہوتی ہے اس میں وہ لیکرگئے تو ان کو پتہ نہیں چلا وہ دونوں میاں بیوی اندر ہیں۔

اب میں نے وہاں پر inform کیا ادھر ایمبیسی والوں کو کہ بھائی جس بندے نے ان کو contactکرنا تھا سامان لینے کے لیئے ان کو اس کا کوئی پتہ ہے؟ تو اس بندے کو پکڑواؤ تاکہ ان کی تو جان چھٹ جائے یہ تو معصوم لوگ ہیں تو یہ مسئلہ میں سمجھتاہوں کہ enforcement کا مسئلہ ہے۔قوانین ہمارے statute booksپر موجود ہیں۔لیکن جن لوگوں نے یا جن اہلکاروں نے یا Government Officials نے یہ enforce کرناہے وہ قطعی طور پر ان کو enforce نہیں کررہے ہیں وہ بھی اس میں سے مال کمارہے ہیں اور یہ مسئلہ کسٹم ANFاور ایف آئی اے یا دوسرے جو لوگ ہیں جو ایئرپورٹ کےا وپر تعینات ہیں ان لوگوں اس مسئلے کے اوپر اگر اس کے اوپر کوئی خصوصاً ہماری طرف سے جو lapses ہیں ان کے اوپر کوئی debate آپ کرواناچاہتے ہیں تو آپ ضرور کروائیں۔

میں اس پر بالکل راضی ہوں کہ یہ جو اہلکار ہیں جو یہاں سے یورپ drugs جارہی ہوتی ہے وہ بھی یہاں سے پکڑی جاتی ہے کسی وقت۔پتہ نہیں دس فیصد پکڑی جاتی ہے یا بیس فیصد پکڑی جاتی ہے وہاں۔130بلین ڈالر کی drugsجو ہے وہ افغانستان سے باہر نکل کر جارہی ہے ساری دنیا میں اور پاکستان main راہداری جو ہے اس drugsکو export کرنے کی وہ پاکستان ہے۔چاہے وہ سمندر کے راستے سے

ہورہی ہے یا ایئرپورٹ کےراستے سے ہورہی ہے۔ہماری اپنی آبادی جو ہے اس کا اپنا بہت بڑا حصہ نوجوان آبادی کا حصہ جو ہے وہ drugکا شکار ہوگیا ہے۔یہ ہمارے لیے بہت بڑا menace ہے۔ وہاں پر اگر پچیس لوگ یا تیس لوگ ہمارے پھانسی لگ گئے ہیں تو وہ بجائے ادھر کےا دھر پھانسی لگنے چاہییں۔جو drugیہاں پر لوگوں کو سپلائی کرتے ہیں ان کو یہاں پر لگناچاہیے۔یہاں پر ہمارا قانون حرکت میں آناچاہیے۔میں بالکل اتفاق کرتاہوں۔اس پر اگر debateکی ضرورت ہے تو بالکل ہونی چاہیے۔لیکن اہم جو مسئلہ یہ ہے کہ لالچ میں جو لوگ لیکرجارہے ہوتے ہیں وہ بھی لالچ کا شکار ہوتے ہیں اور ساتھ جو لوگ اس کو facilitate کررہے ہوتے ہیں اور جو ان کے سہولت کار ہوتے ہیں وہ بھی لالچ کا شکار ہوتے ہیں۔اس کو یہاں پر روکنے کی ضرورت ہے تاکہ سعودی عربیہ میں جاکر لوگ جب پکڑے جاتے ہیں تو وہ نوبت ہی نہیں آئے گی۔اگر یہاں پر قانون نافذ ہو اور قانون نافذ کرنے والے ادارے جو ہیں وہ vigilant ہوں تو اس قسم کی situation نہ ہو۔میں سوفیصد اتفاق کرتاہوں جو محمودخان اچکزئی صاحب نے کہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔جی محترمہ نسیمہ حفیظ پانیزئی صاحبہ۔

محترمہ نسیمہ حفیظ پانیزئی : شکریہ جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ سعودی عرب میں پاکستانی کن جرائم میں پکڑے گئے ہیں اور ہماری سفارتی نمائندگی جو بڑی تنخواہوں اور مراعات کے ساتھ وہاں پر کام کررہے ہیں تو اس ضمن میں حکومت پاکستان وزارت خارجہ کو کیا بتا رہے ہیں۔پچھلے چار پانچ سالوں میں لوگ کو پھانسیاں لگ رہی ہیں،لوگوں جیلوں میں پڑے ہیں اور ہمارا سفارتخانہ اس پر کچھ بھی نہیں کررہاہے۔تو کیا منسٹر صاحب بتاسکتے ہیں کہ اس حکومت کی سعودی عربیہ کے ساتھ ان قیدیوں کے مسائل کے بارے میں کیابات کی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی خواجہ محمد آصف صاحب۔

خواجہ محمد آصف: میں نمبر تو off hand نہیں بتاسکوں گا۔لیکن جو محترمہ نے سوال کیا ہے۔میں نے اس کی بڑی تفصیل میں اس کا جواب دیا ہے۔یہ تقریباً وہ ہی سوال ہے جو محمودخان اچکزئی صاحب نے اٹھایاتھا اور اس سے پہلے Question Hourمیں بھی یہ سوال اٹھایاگیا تھا اور میں نے اس کا جواب دیا تھا۔میں اس کی تفصیل میں کس کے offence میں کون لوگ پکڑے گئے ہیں،کتنے لوگ پکڑے گئے

ہیں،ان کے کیا offences ہیں،کیا ان کی prosecution ہورہی ہے یا ان کی قید ہوگئی ہے یا ان کو سزائیں ہوگئی ہیں۔مجھے یہ نیا سوال دے دیں تو میں انشاء اللہ تعالیٰ ہاؤس میں پیش کردوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالقہارخان ودان صاحب to ask one question موجود نہیں ہے،یہ منسٹر صاحب جو legal assistance ہے وہ تو انہوں نے point out کیا ہے۔وہ تو embassies کا کام ہےlegal assistance وہ تو ان کو مہیا ہونی چاہیے۔

خواجہ محمد آصف: مہیا کی جارہی ہے۔لیکن اگر اس میں کچھ lapses ہیں تو میں انشاء اللہ تعالیٰ I take care of those lapses.۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مولانا فضل الرحمٰن صاحب۔

POINT OF ORDER

مولانافضل الرحمٰن: بسم اللہ الرحمن الرحیم (عربی)جناب سپیکر! آج میں ایوان کے نوٹس میں یہ بات لاناچاہتاہوں اور پورے ایوان کو اس مسئلے کی اہمیت کی طرف متوجہ کرواناچاہتاہوں۔جناب سپیکر!کشمیر میں ہونے والے مظالم پر ہمارا کرب وہ کوئی بیان کرنے کی اس کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔جس طرح ہم کشمیر کے اندر کے مظلوم مسلمانوں کے کرب کو محسوس کرتے ہیں۔ان کے ساتھ ہمیشہ اظہار یکجہتی کرتے ہیں۔ان مظالم پر ہم احتجاج کرتے ہیں،سڑکوں پر آتے ہیں۔بالکل اسی طرح بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ کربناک صورتحال گزشتہ سات آٹھ سالوں میں برما کے روہینگا مسلمانوں کے ساتھ کیاگیا اور اس پر ضرور مجھے افسوس سے کہناپڑتاہے۔اس ایوان میں بھی ہم نے آواز اٹھائی۔لیکن بحیثیت ایک اسلامی مملکت کے جو وہاں کے مسلمانوں کا ہم پر حق تھا انسانی حقوق کے ناطے ہم نے وہ ادا نہیں کیا۔آج وہ ہی صورتحال شام میں،سیریا میں نظر آرہی ہے،عرب دنیا کے اندر جو اس وقت خلفشار ہے،عراق پر جو گزری،لیبیا پر جو گزری،شام پر جو گزررہی ہے،سعودی عرب اور یمن کا جو مسئلہ ہے،سوڈان کے حالات،سومالیا کے حالات یہ سب کچھ صرف اسلامی دنیا کو آخر نشانہ کیوں بنایاگیا ہے۔اس کے پیچھے ایجنڈہ کیا ہے۔عرب دنیا کے اندر جو صورتحال ہے اس کا اندازہ لگایاجاسکتاہے کہ یہ ساری صورتحال ایک greater اسرائیل کی تشکیل کے لیے

کیاجارہاہے، لیکن بہرحال وہاں جو اس وقت صورتحال ہے جناب سپیکر آپ کی توجہ چاہیے۔ وہاں کی غیر سرکاری جو فارن آفیرز ریسرچ پالیسی والے لوگ ہیں تشدد سے حالات ہونے والوں کی تعداد چار لاکھ سے زیادہ بتائی جا رہی ہے۔ایک رپورٹ کے مطابق چار لاکھ ستر ہزار افراد ہلاک ہوئے ہیں شہید ہوئے ہیں۔ اسی طریقے سے ایک رپورٹ کے مطابق11.5فیصد شامی آبادی ہلاک یا زخمی ہو چکی ہے۔ یہ بھیانک صوتحال ہے اس کو ہم نظرانداز نہیں کر سکتے۔انسانی مسئلہ ہے۔

یہ اعداد شمار برطانیہ کے اخبارGuardian نے بھی شائع کیے ہیں۔ اس ساری صورتحال میں اقوام متحدہ کی رپورٹس بھی موجود ہیں جس میں اموات کی تعداد تو اڑھائی لاکھ بتائی گئی ہے لیکن بے گھر ہونے والوں کی تعداد ایک کروڑ سے زیادہ بتائی گئی ہے۔ اس ساری صورتحال میں ہم نے آج پوری قوم سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ نماز جمعہ کے اجتماعات میں اس صورتحال پر احتجاج نوٹ کرائیں مظلوموں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کریں اور کب تک ہم مسلمانوں کا خون بہتے ہوئے دیکھیں گے اور صرف تماشا کرتے رہیں گے۔کیا ان کا ہمارے اوپر حق نہیں ہے۔

جو ملک مسلم قومیت کے نام پر بنایا گیا ہو۔ کیا مسلم قومیت صرف ہندوہستان کے ہندووں کے مقابلے میں قومیت ہے یا ایک مسلمان کی حیثیت میں پوری دنیا کا مسلمان ایک قوم ہے۔ مادی دنیا میں جغرافیائی تقسیم ہو جاتی ہے لیکن عقیدے فکر اور نظریاتی دنیا میں جغرافیائی تقسیم نہیں ہوا کرتی۔ تمام مسلمان ایک امت ہیں اور رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (عربی) ایمان والوں کی مثال ایک دوسرے کے ساتھ دوستی کرنے میں ایک دوسرے کےساتھ نرمی کرنے میں ایک دوسرے پر رحم کرنے میں ایسی ہے جیسے ایک جسم۔ اگر جسم کی آنکھ میں درد ہے تو پورا جسم بےقرار اگر اس کے سر میں درد ہے تو پورا جسم بےقرار۔ اگر جسم کے کسی حصے میں درد مچل رہا ہو تو پوری رات جاگ کر گزرتی ہے کرب کے ساتھ گزرتی ہے بخار کے ساتھ گزرتی ہے۔ وہ کیفیت آج کہاں چلی گئی ہے۔ (عربی) مسلمان تو وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا انسان محفوظ رہے روایات ہیں۔ آج وہ اسلام کہاں چلا گیا۔ ہم جب خود کو مسلم کہتے ہیں مسلم کا معانی ہے دوسروں کو سلامتی دینا ہے لغوی لحاظ سے۔ ہم خود کو مومن کہتے ہیں اس کا معانی ہے دوسروں کو امن دینا ہے۔ آج ہم خود غیر محفوظ ہیں۔ اپنے ہی ہاتھوں ہم غیر محفوظ ہیں۔ دنیا میں کیا ہو رہا ہے کبھی ہمیں اس چیز کا احساس ہواہے۔

میں آپ سے ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں انتہائی کرب کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ UNO میں انسانی حقوق کی کمیٹی ہے۔ آٹھ مسلم ممالک اس کے رکن ہیں۔ آٹھ مسلم ممالک میں اس خون ریزی اور انسانی حقوق کا قتل عام اس پر اگر ووٹ دیا ہے تو صرف پانچ ممالک نے دیا ہے جس میں تین ممالک غیرحاضر رہے ہیں جس میں میرا ملک بھی ہے۔ ایسے کرب کے وقت میں میری خاموشی کو کیا تصور کیا جائے گا۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تشخص کا کیا بنے گا۔ جب ہم مظلوموں کے حق میں بات کرتے ہیں تو شامی مسلمان مظلوں کے حق میں ہماری پوزیشن کیا بن جائے گی۔ صرف یہ نہیں کہ ہم نے غلطی کی ہے اور ہم نے اس قسم کا بزدلانہ موقف اختیار کیا ہے یہ ان لوگوں کو کیا پہنچائے گا جو نعرے لگاتے ہیں جندی پاکستان جندی پاکستان۔ پاکستان کا فوجی کدھر ہے ہماری مدد کو آئے۔ جس شخص کے بچے نوجوان اور عورتیں باہر نکل کر پاکستانی فوج کو بلاتی ہیں مدد کے لیے پکارتی ہیں اور آج ان کو پاکستان کا جواب یہ ملا ہے کہ عالمی ادارے کے حقوق میں پاکستان ان کے حق میں ووٹ نہیں دے سکتا۔ اس کے کرب پر اپنا ووٹ استعمال نہیں کر سکتا۔ میں سمجھتا ہوں وزیرخارجہ تشریف فرما ہیں اس کا نوٹس لینا چاہیے۔ کس نے یہ حرکت کی ہے وہاں ہمارا نمائندہ کون تھا۔ فارن آفس نے کیا ان کو ہدایات دی ہیں ہم اس ماخذہ کرنا چاہتے ہیں پارلیمنٹ اس کا ماخذہ کرنا چاہتی ہے۔ ہم اتنے گئے گزرے لوگ آ گئے ہیں کہ ہم دنیا میں ظلم ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ جناب سپیکر اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں میرا نام رکھا ہے شہداء (عربی) تم وہ امت ہو جو ساری انسانیت پر گواہ رہو گے۔ شہداء جمع ہے شاہد کی اور شاہد کہتے ہیں گواہ کو اور گواہ اسے کہتے ہیں کہ جو شخص جو چیز اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہے زبان سے اسی طرح بیان کرے۔ اگر میں ظلم کو دیکھ رہا ہوں کرب کو محسوس کر رہا ہوں اور زبان سے اس کا اظہار نہیں کر رہا تو میں تو اللہ کی اس کتاب کو اور مجھے جو اس نے خطاب دیا ہے اس کو جھٹلا رہا ہوں۔ کہاں گیا میرا وہ حق۔ اس امت مرحومہ کو اس امت مسلمہ کو (عربی) ابراہیم علیہ اسلام نے ہمیں مسلمان کا خطاب دیا۔ (عربی) اس سے پہلے جو امتیں گزری ہیں اس میں بھی ہمارا نام مسلمان تھا اور آج بھی ہمارا نام مسلمان ہے۔ (عربی) تاکہ پیغمبر تم پر گواہ رہے (عربی)اور تم پوری انسانیت پر گواہ رہو۔ اتنا بڑا مقام اس امت مسلمہ کو اللہ رب العزت نے عطا کیا ہے اور آج ہم کہاں گر گئے ہیں اس مقام سے۔ جہاں ہم دنیا میں کسی فورم پر حق نہیں کہہ سکتے۔ اتنا تو کہہ سکتے ہیں کہ ظلم ہے۔

رات ہے تو رات کہوں اس کو۔ دن ہے تو جرت سے کہو کہ یہ دن ہے۔ اب اگر مجھے مجبور کیا جاتا ہے کہ دن دھاڑے میں کہوں کہ رات ہے اور رات ہو تو میں اس کو دن کہوں۔ میں امریکہ پر بھی واضح کرنا چاہتا ہوں دنیا کی تمام عالمی قوتوں پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور اللہ نے مجھے گواہ بنا کر پیدا کیا ہے اور میں اس صورتحال میں آپ کے ظلم کو ہوتےہوئے دیکھوں اور اس کو ظلم نہ کہوں تو میں مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہوں۔ہمیں کچھ خدا کا خوف کرنا چاہیں۔ہمیں کچھ احساس کرنا چاہیے۔مشکلات ہیں،آج اگر سعودی عرب میں ہم سے کہتے ہیں کہ ہمیں فوج دو،ٹھیک ہے یہاں ایوان نے بھی اس پر بحث کی ہے،اس کی تفصیلات چاہئیں،اس کی وجوہات چاہئیں،قوم کو آگاہ کرنا چاہیے لیکن کچھ حلقے اس پر واویلا کررہے ہیں کہ ہمیں یہ مدد نہیں دینی چاہئے۔میں اُن سے پوچھتا ہوں،میں چونکہ گواہ ہوں،میں ان مجالس کا گواہ ہوں جس میں میں موجود رہتا تھا۔

جب جنرل مشرف پاکستان کو امریکا کےہاتھوں بیچ رہا تھا،جب ہمارے ائیرپورٹس ان کے حوالے کررہا تھا،ہزاروں کی تعداد میں ہمارے ائیرپورٹس سے افغانستان سے حملے ہوتے رہے،وہاں خون ہوتا رہا،ہماری فضائیں امریکا کے حوالے کیں۔خود کہتا ہے میں نے اتنے سو لوگوں کویاہزار لوگوں کو امریکا کے حوالے کرکے ڈالر کمائے ہیں۔اس وقت تو ہم اس کی حمایت کرتے تھے۔ہمارے پاس کیا راستہ ہے؟اگر ہم اپنےملک کو امریکا کے ہاتھوں بیچتے ہیں،اگر ہم ائیرپورٹس ان کو دیتے ہیں،اگر ہم فضائیں ان کے حوالے کرتے ہیں تو ہمارے سیاستدان اورجماعتیں اس کی حمایت کرتے نظر آرہی تھے۔میر ے سامنے یہ ساری صورتحال ہوئی اورہم کچھ لوگ اس کے خلاف آواز بلند کرنے میں تنہا تھے۔تو آج اس ساری صورتحال میں پاکستان کو اپنا مقام سمجھنا چاہیے،دنیا کی امیدیں پاکستان سے وابستہ ہیں۔عام لوگ، سڑکوں پر آکر بچے مرے ہوئے ہیں،لاشیں پڑی ہوئی ہیں،ماؤں کے سامنے ان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو ذبح کیا جارہا ہے۔کرب کی اس حالت میں وہ پاکستان کو پکار رہے ہیں۔نہ مصر کو پکار کررہے ہیں،نہ کسی اوراسلامی دنیا کو پکار رہے ہیں وہ پاکستان کو پکار کررہے ہیں کہاں ہے پاکستان کا فوجی،خدا کیلئے پاکستان ہمارے پاس آئے۔امت کو پکارتے ہیں تو بیچ میں پاکستان کا نام لے لیتے ہیں۔تو اس صورتحال میں،اس سارے کرب میں میں تو سمجھتا ہوں کہ ایوان آج قرارداد پاس کرے۔ان مظلوموں کے حق میں قرارداد پاس کرے۔جو ظلم کررہے ہیں ان کیخلاف قرارداد پاس کرے۔پارلیمنٹ کی آواز عوام کی آواز ہے۔ Foreign Ministry and Foreign

Minister اپنا جو حکومتی موقف دیں لیکن کم از کم پارلیمنٹ کا موقف عوام کے نمائندے کے طورپر واضح طورپر آجانا چاہیے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں اورہماری سیاسی اورسفارتی پوزیشن کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ مولانا صاحب۔

مولانا فضل الرحمٰن صاحب: تو یہ ساری کرب کی صورتحال ہے،میرے خیال میں پوری قوم کو احتجاج کرنا چاہیے،پارلیمنٹ کو قوم کی نمائندگی کرنی چاہیےاوراس پر ہمارا ایک متفقہ موقف آنا چاہیے تاکہ عالمی دنیا میں پاکستان کا ایک بڑا غیرت مند اورجرات مندقسم کا پیغام جائے،و اخر دعوانا ان الحمد اللہ رب العالمین۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ محمد آصف صاحب۔اِسی پر آپ بھی بات کریں گی؟یہ شیریں مزاری صاحبہ بھی کرلیں پھر آپ جواب دے دیں۔ڈاکٹرشیریں مزاری صاحبہ،اِسی پر یہ بات کریں گی،مختصر کریں گی۔

ڈاکٹر شیریں مہرالنساء مزاری: Thank you Mr. Speaker بالکل مختصر کریں گے۔مسٹر سپیکر Syria کے جوحالات ہیں میں بالکل سمجھتی ہوں کہ پارلیمان کو ایک Resolution پاس کرنی چاہیے۔عام civilian مسلمانوں پر جوظلم ہورہا ہے،عورتوں پر،بچوں پر لیکن جو افسوس ہے،مولانا صاحب نے اُمّہ کی بات کی۔اُمّہ کا حال تو دیکھیں کیا ہورہا ہے۔ایک مسلمان ملک Syrian حکومت کے ساتھ ہے،ایک امریکا کے ساتھ ہے،ایک دوسری side پر ہے۔مسلمان مسلمان کا خون خود کررہے ہیں۔ہمیں چاہیے اپنے مسلمان ممالک کو،اُمّہ کو کہیں کہ خدا کے واسطے آپ یہ اپنے مسلمانوں پر ظلم روکیں۔آپ اکٹھے ہوں اوریہ جو امریکا اورروس اوران ساروں کا جو ایجنڈا ہے،western agenda ایجنڈا اس کا ختم کریں اورمسلمانوں کے ساتھ Syria میں جو ظلم ہورہا ہے اس کو روکیں اورخود اکٹھے ہوں۔ہم کس کی side لے لیں؟ ہم کس کی طرف سے Syria میں aid کرنے جائیں گے؟ ایک طرف ترکی ہے،ایک طرف سعودی عرب ہے،ایک طرف ایران ہے اوران کے سارے allies ہیں۔سارے ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔وہ اپنے فوجی بھیج رہے ہیں۔کوئی امریکا کے ساتھ بھیج رہا ہے،کوئی روس کے ساتھ بھیج رہا ہے۔تو جب ہم مسلم اُمّہ کی بات کرتے ہیں پہلے مسلم اُمّہ کا حال تو دیکھیں۔مسلمان مسلمان کو قتل کررہا ہے۔مسلمان مسلمان کو پوری دنیا میں مار رہا ہےتو پہلے تو آپ مسلم اُمّہ کو advice کریں کہ خدا کے واسطے مسلمان

اکٹھے ہوں اورجو مسلمانوں پر ظلم ہورہا ہے چاہے Syria میں ہے،روہنگیا کے ساتھMyanmar میں جو genocide ہور ہا ہے اُدھر ہم کچھ نہیں کر پارہے۔جِدھر دیکھیں مسلمان پر ظلم ہورہا ہے،مسلمان یا چپ ہے یا اس ظلم کا حصہ بنا ہوا ہے۔تو میں سمجھتی ہوں جب آپ قرارداد پاس کریں گے تو یہ بھی رکھیں کہ بھئی مسلمان ممالک کو تو کم سے کم کہیں کہ مسلمانوں پرجو Syria میں ظلم کررہے ہیں بند کریں Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صلاح الدین صاحب۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: تو وہ بات کرلیں،اس کے بعد۔

شیخ صلاح الدین: بسم اللہ الرحمن الرحیم یقیناً بہت اہم ایشو ہے مولانا صاحب نے جس طرح بیان فرمایا ہے ہم اس کو second کرتے ہیں۔اس ہاؤس سے،اس پارلیمنٹ سے ایک Resolution آنی چاہیے،دیکھیں پارلیمنٹ کا کردار کیا ہونا چاہیے۔پاکستان کی ایک اہمیت کیا ہے؟ ہم اس اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس وقت جو حالات ہیں یقیناً مسلم اُمّہ بھی اس وقت divide ہوچکی ہے لیکن اگر پاکستان as a mediator کردار ادا کرسکتا ہے،پاکستان as an independent ملک بن کر اس وقت اگر حالات کو take up کرسکتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان اپنی foreign پالیسی کو revisit کرتے ہوئے ان تمام کی ذمہ داریاں لے۔ایک نیوکلیئر حیثیت سے پاکستان کا ایک اہم مقام ہے۔توپاکستان اگر initiative کرتا ہے اورباقاعدہ اس پارلیمنٹ سے بھرپور طریقے سے ہم ایک Resolution move کرتے ہیں،اُسی کو tow کرتے ہوئے پاکستان اس موقع پر جبکہ Syria ایک ایسی حالتجنگ کے اندر ہے کہ جہاں پر لاکھوں لوگ شہید ہوچکے ہیں،بچے شہید ہوچکے ہیں تو ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ جو حالات ہیں اس کو صحیح کرنے میں ہم کیسے کردار ادا کرسکتے ہیں۔کون سا کردار ادا کرسکتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ as a mediator اس وقت اگر ہم پوری مسلم امّہ کے ساتھ مل کر اس مسئلے کو حل کریں تو بہت اچھا ہوگا۔Resolution کے اوپر ہم بالکل سپورٹ کریں گے،مولانا صاحب لے کر آئیں ہم بالکل اس کو کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ جی گل آفریدی صاحب آپ اِسی پر کریں گے؟مختصر کریں جمعہ کا ٹائم ہے۔

الحاج شاہ جی گل آفریدی: بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب سپیکر پاکستان بنا تھا پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔اورپاکستان کا نام بھی اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔جیسا کہ پاکستان کا نیوکلیئر طاقت بھی رکھتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کے اوپر اوراسلامی ملکوں کے نسبت زیادہ ذمہ داری بنتی ہے۔ہروقت ہمارے ملک نے،ان کی لیڈرشپ نے جب بھی کوئی مسئلہ Internationally اُمّہ کو سامنے آیا ہے تو ہم نے اس میں role play کیا ہے۔مگر اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ یہ Resolution جو آئی ہے ہم فاٹا کی طرف سے اس کی حمایت کرتے ہیں۔مگر اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے نبی کریمؐ کی حدیث کا مفہوم ہے کہ پڑوسی کا اتنا ہی حق ہے کہ نبی کریمؐ نے کہا تھا کہ مجھے خوف رہتا ہے کہ جبرائیلؑ یہ حکم لے نہ آئیں کہ پڑوسی آپ کے ساتھ میراث میں شریک ہے۔ٹھیک ہے شام اوروہاں پر اُمّہ کے ساتھ جو کچھ ہورہا ہے اس پر ہمیں اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہیے مگر زیادہ ذمہ داری ہمارے علماء کے اوپر بنتی ہے کیونکہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔اورعلماء کو زیادہ ذمہ داری،ہمارے پڑوسی جو ہیں ان کا پہلا حق بنتا ہے کہ اس کے اوپر زیادہ ذمہ داری پوری کرے۔آج افغانستان میں جو کچھ ہورہا ہے اورداعش وہاں جتنا ظلم کررہی ہے۔جس طرح شام اورعراق میں ہوا ہے اسی طرح افغانستان میں بھی ہوا ہے۔اِسی طرح کشمیر بھی ہمارا پڑوسی ہے کشمیر میں بھی یہی کچھ ہورہا ہے۔ہندوستان جو ہے ہمارے کشمیری مسلمانوں کے ساتھ ظلم کررہا ہے۔اگر ہمارے اوپر زیادہ ذمہ داری بنتی ہے تو افغانستان کی اورکشمیر کی بنتی ہے۔پھر اسی طرح سپیکر صاحب فاٹا میں جو کچھ ہورہا ہے وہ بھی کشمیر اورافغانستان سے کم نہیں ہے۔ہمیں بجائے اس کے کہ ہم شام کا یا عراق کا یا وہاں کا سوچیں،ہمارے اپنے ملک کے اندر وہ کچھ ہورہا ہو جو وہاں نہیں ہورہا ہواورپھر ہم ان کی بات کریں اورفاٹا کی بات نہ کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ذمہ داری پوری نہ کرنے والی بہت بڑی بات ہوگی۔ٹھیک ہے ہم اس Resolution کی حمایت کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ فاٹا والے کیا مانگتے ہیں،وہی کچھ مانگ رہے ہیں جو کشمیری مانگ رہے ہیں۔فاٹا والے وہی کچھ مانگ رہے ہیں جو آج شام حق مانگ رہا ہے کہ جن کی اکثریت ہواسی کی حکومت ہونی چاہیے۔اِسی کے اوپر لڑائی ہورہی ہے۔اسی طرح افغانستان میں جو کچھ ہورہا ہے،افغانستان کے عوام کیا مانگتے ہیں؟وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اپنا اختیار ہونا چاہیے،ہمارے اوپر جو غیر ملکی فورسز مسلط ہیں ہمیں اس سے نکلنا چاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ جی گل آفریدی صاحب آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔

الحاج شاہ جی گل آفریدی: ہم کیا مانگتے ہیں؟ ہم بھی یہی مانگتے ہیں کہ جو آئین اور قانون اورپاکستانیوں کو دیاگیا ہے وہ ہمیں دیا جائے۔دنیا میں آزادی کی تحریکیں چل رہی ہیں مگر میں قبائلیوں کے اوپر فخر کرتا ہوں کہ وہ تحریک کیا چلا رہے ہیں؟ وہ یہ تحریک چلا رہے ہیں کہ ہم بھی پاکستانی ہیں،ہمیں بھی اُسی طرح پاکستانی بنایا جائے جس طرح اسلام آباد،لاہور،کراچی اورباقی ملک کے پاکستانی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ جی گل آفریدی صاحب آپ کا پوائنٹ آگیا۔شکریہ۔خواجہ محمد آصف صاحب۔

خواجہ محمد آصف : شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر۔ نہایت ادب کے ساتھ جو مسئلہ مولانا فضل الرحمن صاحب نے اٹھایا اس کے اوپر میرا خیال ہے focus کرنے کی ضرورت ہے فاٹا کا مسئلہ ہمارے گھر کا مسئلہ ہے اس کی ایک اپنی اہمیت ہے۔ اس کی اہمیت کو کم نہیں کیا جاسکتا۔لیکن میرا خیال ہے کہ اس وقت جو مسئلہ اٹھایا گیا ہے وہ مسلم امہ کے ساتھ جو دنیا میں سلوک ہو رہا ہے۔ اس کے اوپر میں جو بھی تقاریر ہوئیں ہیں یا جو بھی موقف سامنے آیا ہے اس سے سو فیصد ہی اتفاق کرتا ہوں۔ اس سے مجھے بحیثیت ایک شہر ی کے ایک Parliamentarian کے یا منسٹر کے کوئی اختلاف نہیں ہے مکمل اتفاق ہے۔ اور جناب ڈپٹی سپیکر میں یہ بھی Monday کو بتاؤں گا کہ اس forum کے اوپر جو Human Right Council میں اگر ہم نے ووٹ نہیں دیا تو کیا صورت حال ہے اگر کوئی ایسی بات ہے تو میں مولانا کو assure کرتا ہوں کہ موخذہ بھی ہوگا اس کے خلاف جو ہے وہ سخت ایکشن لیا جائے گا کہ یہ کیوں ہوا ہے۔ یہ شرمندگی کا باعث ہے۔ہمارے لئے ایک international forum پہ ہم ممبر ہوں اور وہاں پہ کہیں ہمارے مسلمان بھائیوں پہ ظلم ڈھائے جا رہے ہوں کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہو اور ہم وہاں پہ ووٹ کا اپناحق ان کے حمایت میں نہ استعمال کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات نے اور یہ مقام ہمیں اگر بین الاقوامی بردراری میں دیا ہے تو ہم اس کی خلق خدا کے لئے اور خصوصاً امت مسلمہ کے لئے اس کو استعمال کریں۔ لیکن جناب ڈپٹی سپیکر یہاں پہ ایک بات جو ہے وہ غور طلب ہے کہ ہمیں دشمنوں کی ضرورت نہیں ہے۔

مسلمان جو امت ہے یا قوم ہے میں اس بات سے مولانا سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ جب نظریاتی اور مذہبی لحاظ سے ہم ایک امت ہیں اور جو Nation State کی جو definition ہے وہ اس سے تضاد رکھتی ہے اس بات سے۔لیکن اس سے میں یہ، جو ہمارے یہ حالات اس وقت ہیں وہ اس سے بجائے اس کے کہ کسی اور کو موردالزام ٹھہرانے کے پہلے ہمیں اپنے گریبان میں جھونکنا چاہیے کہ مراکش سے لے کے ملائشیا تک جتنے بھی مسلمان ممالک ہیں ان میں کیا کوئی اتفاق ہے کیا کوئی اتحاد ہے یا گوئی یگانگت ہے یا کسی بھی مسئلے کے اوپر اگر متحد ہیں تو بتایا جائے کہ کس مسئلے پہ متحد ہیں۔ ہمسایہ جو ہے مسلمان، ہمسایہ مسلمان ہمسایہ کے ساتھ جو ہے میرے بھائی شاہ جی جو ہے ہمسایوں کی بات کرر ہے تھے وہ ایک دوسرے کے جو ہے وہ بات سننے کو تیار نہیں ہیں وہ ایک دوسرے پہ سرحدیں اپنوں نے لوگوں کے لیے بند کی ہوئی ہیں۔ہمارے ساتھ کتنا ظلم ہوا یہ جو Jerusalem میں embassy جو ہے transfer کی امریکہ نے۔ میں سمجھتا ہوں اس سے زیادہ مسلمانوں کے ساتھ کیا زیادتی ہوسکتی ہے کہ قبلہ اول جو ہے ہمارا جو ہے اس میں اس کو، اس نے ایک یہودی ریاست کا جو ہے Capitalتسلیم کیا۔ ہمارے یہاں پہ کشمیر میں جو ہمارا ہمسایہ ہے شاہ جی نے کہا ہمارا ہمسایہ ہے میں working boundary سے بارہ تیرہ کلومیٹر دور رہتا ہوں مجھے پتہ ہے وہاں پہ کیا ہو رہا ہے working boundary پہ کیا ہورہا ہے LOC پہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ کشمیریوں کے ساتھ جس طرح ایک پوری نسل کو جو ہے وہ genocide کا نشانہ بنایا جا رہا ہے تو یہ ہمیں دشمن کی شناخت بھی ہے جو کر رہا ہے اس کی شناخت بھی ہے لیکن ساتھ ساتھ ہم جہاں جہاں ہم خود جو ہے اس دشمن کے سہولت کار ہیں اس کا بھی تو ہمیں کم ازکم شناخت کرنی چاہیے۔

ہمارا دشمن جو ہے وہ سمندر پار سے آکے افغانستان میں یا شام میں یا عراق میں یا لیبیا میں یا فلسطین میں آکے ہمارے خون سے ہولی نہیں کھیل سکتا۔جب تک ہم خود اس کے سہولت کار نہ ہوں۔ ہمارے حکمران جو ہیں تمام مسلم امہ کے جو جتنی بھی ریاستیں ہیں اس کے طول وعرض میں ہمارے اپنے حکمران جوہیں وہ سہولت کار ہیں اس دشمن کے۔ یہ داعش کی بات کی ہے میرے بھائی نے شاہ جی کہ افغانستان میں۔کون لے کے آیا ہے داعش افغانستان میں۔ ساری دنیا کو پتہ ہے کون لے کے آیا ہے وہاں پہ داعش۔ داعش ختم نہیں ہوئی۔داعش نے صرف اپنا پتہ تبدیل کر لیا ہے۔ وہ عراق سے اپنا پتہ تبدیل کر کے جو ہے وہ اب افغانستان میں آگیا ہے۔ انہوں نے ہر چیز کا ایک counter balance جو ہے وہ createکیا

ہوا ہے۔ہمیں یہ وقت ہے نہیں توجس طرح وہ کہتے ہیں کہ داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں یہ وقت آنے والا ہے۔ پاکستان آج جو اس وقت جو ہے وہ an eye of the storm ہے یا اس وقت جو ہے جو ہدف بنا ہوا ہے صرف اس لئے بنا ہوا ہے جو میرے محترم مولانا کہہ رہے تھے کہ وہ ہمارے پاکستان کو پکارتے ہیں پاکستان کی افواج کو پکارتے ہیں تو اس لئے پکارتے ہیں۔تو ہم ہدف بھی اس لئے بنا ہوا ہے۔پاکستان اس لئے ہدف بنا ہوا ہے کہ ساری امت جو ہے مسلم امہ جو ہے وہ پاکستان کی طرف دیکھتی ہے۔عام جو مسلمان ہے چاہے وہ مراکش میں ہے چاہے وہ Malaysia میں ہے چاہے وہ سعودی عرب میں یا افغانستان۔وہ دیکھتا ہے کہ یہ ہوسکتا ہے۔یہ پاکستانی جو ہیں ہمیں اس عذاب سے نجات دلائیں۔ ہم نے جو اپنا حال کیا ہوا ہے۔جو ہم نے،دیکھیں یہ سارا ہمیں اپنے گریباں میں جھانکناچاہیے۔

یہ بات کر رہے تھے مولانا محترم ۲۰۰۲ء میں اگر ہم ہتھیار نہ 9/11 کے بعد ڈالتے اس کے آگے امریکہ کے آگے تو یہ جنگ ہماری چاردیواری کے اندر نہیں آنی تھی۔یہ جنگ ہماری چاردیوار ی کے اندر اس لئے آئی کہ ہم نے ایک جعلی جہاد لڑا۔ وہ امریکن made in American جہاد تھا جو ہم نے لڑا۔ امریکہ کے مفادات کے تحفظ کے لئے وہ جہاد لڑا۔ اور جہادی بنایئے۔ اس کے بعد 9/11 کے بعد پھر ہم نے وہی غلطی کی۔ اور آج اس غلطی کا اس تباہی کا جو ملبہ ہے اس کو صاف کر رہے ہیں۔ اور یہ تباہی جو ہے پھر افغانستان تک محدود نہ رہی پھر یہ عراق بھی گئی، پھر یہ شام بھی گئی، پھر یہ لیبیا بھی گئی۔یہ ایک پورے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت شیرازہ بکھیرا جا رہا ہے مسلم امہ کا اور مسلم ممالک کا۔ اور ہم سب ہتھیار ہمارے ہاتھ میں دیا جاتا ہے۔ للکار کوئی اور مارتا ہے لیکن جو آلہ قتل ہے وہ ہمارے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اس حقیقت سے ہم جو ہیں منہ نہیں چھپاسکتے۔ ہمارے حکمرانوں نے جو ہے وہ compromiseکیا۔اپنے مفادات کے لئے اپنی حکمرانی کے دوام کے لئے compromise کیا۔ پاکستان کے لئے compromise نہیں کیا۔ پاکستان یا پاکستانیوں کے مفادات کے لئے compromiseنہیں کیا۔اپنے مفاد، ذاتی مفاد کے لئے compromiseکیا۔ حکمرانی جو ہے وہ اتنی عزیز تھی کہ ملک بیچ دیا وطن بیچ دیا۔ ہم نے پچھلے چار پانچ سال میں اللہ کے فضل سے اس کی مہربانی سے ہمیں temptations تھیں کہ ہم جو ہے یمن کی جنگ میں چلے جاتے۔لیکن ہم نے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی Order in the House خسرو صاحب۔ رانا صاحب آپ کی آواز یہاں تک پہنچ رہی ہے۔

خواجہ محمد آصف : ہم نے یمن کی جنگ میں شرکت نہیں کی۔سعودی عرب ہمارا برادر ملک ہے۔ہماری وہاں آج جتنی فوج ہے اس سے پہلے بہت زیادہ، اس سے بہت زیادہ فوج وہاں پہ رہی ہوئی ہے۔ نوے کی دہائی میں،اس کے بعد کی دہائی میں، اسی کی دہائی میں، بیاسی کے بعد ہماری فوج وہاں پہ بڑی بڑی تعداد میں رہی ہے۔ آج اس سےبہت کم ہے۔ پہلے بھی ہم نے کبھی ان کی سرحد پار کی commitments جو ہیں ان میں شرکت نہیں کی، ان کی اندرونی جو سیکورٹی ہے اس کی ذمہ داری ہم نے قبول کی ہے اور آج بھی وہی ذمہ داری قبول کی ہوئی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ امت کے اندر جو خلفشار ہے اس میں کوئی ہم حصہ دار بنیں یا اس میں کوئی پارٹی بنیں۔ہم نہیں چاہتے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایران اور سعودی عرب میں اگر اختلافات ہیں ہم دعا گو ہیں کہ وہ اختلافات ختم ہوں۔ اگر قطر اور سعودی عرب کے درمیان اختلافات ہیں یا دوسرے عرب ممالک میں اختلافات ہیں وہ ختم ہوں۔ لیکن جو Aleppo میں ہوا ہے، جو غوطہ میں ہو رہا ہے۔جس طرح بچے۔دیکھیں 1.4 million چودہ لاکھ عراقی جو ہیں عراق کی جنگ میں شہید ہوئے ہوئے ہیں۔ سات لاکھ شامی شہید ہوچکے ہیں۔ اور بے گناہ لوگ۔اقتدار کی جنگ میں regime change کی جو move ہے امریکہ کی اس کا یہ لقمہ اجل بنے اس کے لئے۔ آج بھی اگر proxy بننے کے لئے انکاری ہیں تو پاکستان انکاری ہے۔وہ آج بھی چاہتے ہیں کہ پاکستان ان کی proxy بن کے افغانستان میں ان کے مفادات کا تحفظ کرے، پاکستان نہیں کرے گا۔ پاکستان صرف اور صرف پاکستان کے مفادات کا تحفظ کرے گا۔ پاکستان کسی اور ملک کے، کسی اور طاقت کےمفادات کا تحفظ نہیں کرے گا۔ بحیثیت مسلمان ہمارا دل روتا ہے اگر امت اس پہ متحد ہوجائے تو اس سے اچھی بات کیا ہو گی۔ آپ اس کےاوپر debate کرائیں او ر بالکل کرائیں۔ آپ Syria پہdebate کرائیں، مسلم امہ کو جو بھی مسائل درپیش ہیں اس پہ ڈیبیٹ کرائیں اور ضرور کرائیں۔ جب ڈیبیٹ ہو اس ڈیبیٹ کوserious لیں جس طرح وہ گپ شپ چل رہی تھی، یہاں گپ شپ چل رہی تھی۔ یہ اتنا سنجیدہ مسئلہ ہے کہ آپ ان بچیوں کی لاشیں دیکھیں جو فلسطین میں شہید ہو رہی ہیں، جو عراق میں شہید ہورہی ہیں، بچے شہید

ہورہے ہیں، بوڑھے شہید ہو رہے ہیں، شام کے اندر جس طرح خون کی ہولی کھیلی جارہی ہے۔ وہاں بھی ایک اقتدار کی جنگ ہے۔

میں ذاتی طور پر وہاں پہ dictatorshipکا حامی نہیں ہوں لیکن جب وہاں پہ آمرانہ حکومت حکمرانی تھی اس کے اندر لوگ کم از کم زندہ تو تھے، امن تھا، لوگوں کوeducation free مل رہی تھی، لوگوں کو health facilities free مل رہی تھیں۔ اب ان کا گھر رہا ہے، نہ یونیورسٹیاں رہی ہیں، نہ ہسپتال رہے ہیں، نہ سڑکیں رہی ہیں، عراق کاinfrastructureرہا ہے نہ شام کا نہ لیبیا کا ' لیبیا میں اس وقت تین حکومتیں ہیں۔ ایک Tripoli میں ہے، ایک بن غازی میں ہے اور ایک ساؤتھ میں ہے۔ یہ سار ا اس regime change کےmove کا حصہ ہے۔ افغانستان کے امن کی خواہش شدت سے افغانیوں اور پاکستان کو ہے کسی سپر پاور کی خواہش نہیں ہے یا اس ریجن میں جو ممالک ہیں جن کی سرحدیں افغانستان کے ساتھ ملتی ہے ان کی خواہش ہے کہ وہاں امن ہو۔

ایک ملک میں سپر پاور بیٹھی ہو اور وہاں پہ دو سو ٹین ہیروئن سے نو ہزار ٹن ہیروئن کاشت ہونی شروع ہوجائے۔ دنیا کی سولہ افواج وہاں پہ بیٹھی ہوں او ر وہاں پہ طالبان کے پاس تینتالیس فیصد علاقہ چلا جائے اور الزام ہم پہ دیتےہیں حقانی نیٹ ورک کے ہم سہولت کار ہیں۔ ان کو پاکستان کی سرزمین کی کیا ضرورت ہے جب ان کےپاس افغانستان کا تینتالیس فیصد علاقہ ہے۔ وہ وہاں سے operate کریں، وہاں سے plan کریں گے اور وہاں سے execute کریں گے۔

جناب والا ! آپ ڈیبیٹ کرائیں۔ یہ جو مولانا فضل الرحمٰن صاحب بات بتائی ہے میں اس کو verify بھی کر لوں گا اور I owe an explanation to the House and to the Nation اگر اس قسم کی کوئی غلطی سہواً یاotherwiseکوئی ہوئی ہے تو میں اس کو بالکلexplainکروں گا اور اس کا مواخذہ ہوگا اور اس کا پارلیمنٹ مواخذہ کرے اور یہ جو مظالم ہو رہے ہیں ان سے چشم پوشی نہیں کرنی چاہیے۔ خدانخواستہ پاکستان بھی اس کا ہدف بن سکتا ہے اور یہ پاکستان ان کا ہدف ہے۔ جن لوگوں نے ایران، عراق، افغانستان، لیبیا اور اس جگہ پر خون کی ہولی کھیلی ہے پاکستان کے لیے وہ کوئی نیک تمنائیں نہیں رکھتے۔بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا فضل الرحمٰن صاحب۔

مولانا فضل الرحمٰن صاحب: جناب سپیکر! میں وزیر خارجہ صاحب کو وہ چارٹ دکھانا چاہتاہوں جس میں پاکستان کے absence کا تذکرہ ہے۔ مجھے وزیر خارجہ صاحب کی گفتگو سے تسلی ہوئی لیکن ایک چیز بڑی تشویشناک ہے کہ پاکستان کا vote on record آگیا ہے اور چارٹ میں مکمل آگیا ہے اس کی absence کا اور اس میں Egypt کا بھی ذکر ہے اور اس میں عراق کا بھی ذکر ہے اور اس میں پاکستان کا بھی ذکر ہے لیکن وزیر خارجہ صاحب ہمیں تسلی دے رہےہیں کہ میں معلومات کروں گا۔اس کا معنی یہ ہیں کہ وزارت خارجہ بے خبر ہیں کہ کس نے وہاں پر یہ ہدایات جاری کی ہیں اور ہمارے مشن کو ' یہ حساس مسئلہ ہے۔اس لیے کہ انہوں نے بات کہہ دی۔ا س کا تو پاکستان کو اس پر سخت ایکشن لینا چاہیے کیونکہ معمولی بات تونہیں ہے کہ وزارت کو پتہ ہی نہیں ہےا وروہاں پر کوئی ووٹ دے رہا ہے، وہ وہاں پر کون ہے۔ اس کو میرے خیال میں یہاں بلانا چاہیے، فارن افیئر میں اس کو summon کرنا چاہیے،ا س سے معلومات لینی چاہییں کہ اس نے یہ حرکت کیوں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے کہا ہے۔ جناب دانیال عزیز صاحب

(مداخلت)

وفاقی وزیر برائے نجکاری(جناب دانیال عزیز): جناب سپیکر ! یہ بڑے اہم معاملات ہیں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: جنید اکبر اس کے بعد لیتےہیں۔ یہ بات مولانا صاحب نے شروع کی۔ سب اس پہ بات کر رہےہیں۔جنید اکبر صاحب کا مائیک کھولیں۔

POINT OF ORDER REG: THE QUORUM POINT OUT

جناب جنید اکبر : سر میں کورم کی نشاندہی کر رہاہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Count be made.

(The count was made)

Mr. Deputy Speaker: The House is not in order. The House is adjourned to meet again on Monday, the 12th March, 2018 at 5:00 pm.

_____

(The House was adjourned to meet again on Monday, the 12th Marchy, 2018 at 5.00 p.m.)

_____